Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَ کُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 59

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 29

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

9 رجب 1431 ہجری۔ 22 وفاء 1389 ہش۔ 22 جولائی 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

ہم اس خدا کو ماننے والے ہیں جو تمام طاقتوں کا مالک اور صفات کاملہ سے متصف خدا ہے

جماعت احمدیہ کی ۱۲۱ سالہ تاریخ گواہ ہے، جب بھی الٰہی تقدیر کے تحت جماعت پر ابتلاء آیا۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ثبات قدم عطا فرمایا ہے۔ دُعاؤں کی طرف راغب کیا اور جماعت کی مضطربانہ دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر کامیابیوں کی طرف رواں دواں کردیا اور بشرالصابرین کی خوشخبری کا مصداق بنادیا

احمدی اپنی گردنیں تو کٹوا سکتے ہیں لیکن کبھی اللہ اور اس کے رسول کے نام کی تحقیر اور توہین برداشت نہیں کرسکتے۔ کبھی خدا کی صفات کو محدود نہیں کر سکتے اور کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افضل الرسل کی شان پر آنچ نہیں آنے دے سکتے۔

خلاصہ اختتامی خطاب حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27 جون بر موقعہ جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۱۰ء

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: گذشتہ دنوں لاہور میں احمدیوں پر جو حالات گزرے ہیں اور ظالمانہ طریق پر افراد جماعت کو جمعہ کے دوران شہید کیا گیا ہے۔ ۱۷۔۱۸ سال کے نوجوان سے لیکر ۹۳ سال تک کے بوڑھے کے خون کو سفا کی کی بدترین مثال قائم کرتے ہوئے بہایا گیا ہے اور قانون نافذ کرنے والوں نے اپنی کسی مصلحت کے تحت اس خون کو بہنے دیا اور بروقت مدد نہ کی ورنہ شاید کئی قیمتی جانیں بچ جاتیں۔

فرمایا: جیسے کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں اور احمدی بھی اس بات کا اظہار کررہے ہیں کہ انما اشکوا بثی وحُزنی الی اللہ کہ میں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ کے حضور کرتا ہوں۔ پس ہماری فریاد تو اللہ کے حضور ہے جو مضطر کی دعائیں سنتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ بتاؤ تو کون کسی بے کس کی دعا کو سنتا ہے جب وہ اس خدا سے دعا کرتا ہے اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور تم دعا کرنے والے انسانوں کو ایک دن ساری زمین کا وارث بنا دے گا۔ کیا اس قادر مطلق اللہ کے سوا کوئی معبود ہے۔ کم ہی ہیں جو نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

فرمایا: ہم تو اس تمام طاقتوں کے مالک اور تمام صفات کاملہ سے متصف خدا کے ماننے والے ہیں۔ آج بھی وہ جسے چاہے کلیم اللہ بنا سکتا ہے اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خاتم الخلفاء بنا کر اپنی حقیقت کا واضح اور روشن اظہار فرمایا ہے اور جب خدا نے مسیح موعود کو بھیجا ہے وہ اس سے کئے ہوئے وعدوں کو بھی یقیناً پورا کرے گا اور اس کے ماننے والوں کی متضرعانہ دعاؤں کو یقیناً سنے گا اور سنتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”کلام الٰہی میں لفظ مضطر سے مراد وہ ضرر یافتہ مراد ہیں جو محض ابتلاء کے طور پر ضرر یافتہ ہوں نہ سزا کے طور پر۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادتوں اور قبولیت دعا کے نظارے دیکھتے ہوئے ہم اس بات پر علی وجہ البصیرت قائم ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائے تو جاتے ہیں اور آزمایا جانا سزا نہیں ہوتا بلکہ خدا ایمان کی مضبوطی کیلئے مومنوں کو آزماتا ہے اور جماعت احمدیہ کی ۱۲۱ سالہ تاریخ گواہ ہے، جب بھی الٰہی تقدیر کے تحت جماعت پر ابتلاء آیا۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ثبات قدم عطا فرمایا ہے۔ دُعاؤں کی طرف راغب کیا اور جماعت کی مضطربانہ دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر کامیابیوں کی طرف رواں دواں کردیا اور بشرالصابرین کی خوشخبری کا مصداق بنادیا۔

فرمایا: پس آج بھی جو ظلم جماعت پر پاکستان میں روا رکھا جارہا ہے اور جس کی انتہائی ظالمانہ اور بہیمانہ شکل لاہور میں احمدیوں پر حملے کی صورت میں ظاہر ہوئی اور حملہ بھی خدا کے گھر میں خدا کی عبادت کرنے والے نہتے احمدیوں پر ہوا کیا، اس وقت جب حملہ ہو رہا تھا اور احمدی جس صبر اور حوصلہ سے دعائیں کررہے تھے اور اس کے بعد آج تک احمدیوں میں اضطراری کیفیت قائم ہے اور دعاؤں میں مصروف ہیں تو کیا خدا تعالیٰ ان دعاؤں کو نہیں سنے گا۔ سنے گا اور انشاء اللہ یقیناً سنے گا۔ یہ اس کا وعدہ ہے۔ یہ ظلم جو خدا کے نام پر خدا والوں پر روا رکھا جارہا ہے، کیا خدا کی غیرت اس پر جوش نہیں دکھائے گی؟ دکھائے گی اور یقیناً دکھائے گی۔

فرمایا: احمدی اپنی گردنیں تو کٹوا سکتے ہیں لیکن کبھی اللہ اور اس کے رسول کے نام کی تحقیر اور توہین برداشت نہیں کرسکتے۔ کبھی خدا کی صفات کو محدود نہیں کر سکتے اور کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افضل الرسل کی شان پر آنچ نہیں آنے دے سکتے۔ وہ اپنی تمام صفات کا آج بھی اظہار کرسکتا ہے۔ اس نے قیامت تک کے انسانوں کی ضرورت کیلئے کامل کتاب اتار دی لیکن اس کامل تعلیم کو سمجھنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی اور کامل پیروی کرنے والوں سے اب بھی اللہ تعالیٰ مکالمہ مخاطبہ کر کے اسے ثبوت کے مقام تک پہنچا سکتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس نے پہنچایا اور آپ کو یہ مقام عطا فرمایا تا کہ اس تعلیم کو جو آنحضرت صلعم پر اتری، مرور زمانہ کے ساتھ دنیا بھول رہی تھی دوبارہ دنیا پر روشن کرے۔ تاکہ دنیا کو بتائے کہ لا الٰہ الا اللہ صرف زبانی اقرار نہیں بلکہ ہمارا معبود وہ اللہ ہے جو آج بھی ان صفات کا جامع ہے جیسے ہمیشہ سے تھا۔ وہ آج بھی دین کا درد رکھنے اور اللہ کی وحدانیت قائم کرنے کی خواہش رکھنے والوں کی دعاؤں کو سنتے ہوئے ایسے شخص کو بھیج سکتا ہے اور بھیجا ہے جو معبود حقیقی اور واحد و یگانہ خدا کی پہچان لوگوں کو کرائے۔

آج بھی غیر احمدی مسلمان چلّا چلّا کر کہہ رہے ہیں کہ اسلام کی کشتی کو سنبھالنے کیلئے خلافت کا نظام ہونا ضروری ہے لیکن جب خاتم الخلفاء کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار کر کے خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے اس کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ ایسا شخص اب خدا تعالیٰ نہیں بھیج سکتا۔

فرمایا: اے مخالفین احمدیت! غور سے سن لو، محدود طاقتوں والا خدا تمہارا معبود تو ہوسکتا ہے ہمارا نہیں، ہمارا واحد یگانہ معبود حقیقی تو وہ ہے جو تمام صفات کا حامل تمام طاقتوں کا مالک ہے، ایسے خدا کو ہم کبھی نہیں چھوڑ سکتے کبھی نہیں چھوڑ سکتے اور کبھی نہیں چھوڑ سکتے، خواہ ہماری گردنیں کٹ جائیں فرمایا: پھر تم کہتے ہو کہ ہم اسبات سے انکار کردیں کہ محمد اللہ کے خاص رسول ہیں جن کی رسالت کا اقرار کرنا اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور معبود حقیقی ہونے کے اقرار کے ساتھ ضروری ہے۔ اس کے بغیر اب تا قیامت خدا تعالیٰ کا قرب پانا ممکن نہیں۔ اس اقرار کے بغیر اب تا قیامت دعاؤں کی قبولیت کی معراج حاصل کرنا ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کی زیادہ سنتا ہے جو اس کے پیارے ہیں اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ نسخہ ہمیں عطا فرمایا ہے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اور وہ تم سے محبت کرے گا۔ پس ہم تو جب اللہ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں تو یہ ہو نہیں سکتا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو نہ سمجھیں اور آپؐ کی کامل پیروی کرنے کیلئے اپنے آپ کو تیار نہ پائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسیحیت اور امامت کا مقام اس کامل پیروی اور محبت کے نتیجہ میں ہی ملا اور آپ کی وساطت سے یہ مقام ہمیں عطا ہوا۔ اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ایمان افروز اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا: ہمارا تو یہ ایمان ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح ادراک رکھنے والوں اور آپ سے محبت رکھنے والوں کو ان درجات اور مرتبوں تک خدا تعالیٰ لے جاسکتا ہے اور لے جاتا ہے جو اس کے مقرب ترین بندے ہیں۔ مخالفین ہمیں کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی اس تعلیم کے خلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی تعریف کرو ورنہ ہم تمہاری گردنیں کاٹیں گے۔ ہماری تعریف کے مطابق لا الٰہ الا اللہ کی تعلیم پر عمل کرنے کیلئے تیار ہو تو ٹھیک

(باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مولانا وحید الدین خان صاحب کا تائیدی مضمون
اور
بعض غلط فہمیوں کے ازالے

4

گزشتہ گفتگو میں ہم مولانا وحید الدین خان صاحب کی اس غلط فہمی کا ازالہ کر رہے تھے جو انہوں نے تحریر فرمایا تھا کہ بے شک مسیح علیہ السلام کی وفات ہو چکی ہے اور آنے والا مثیل مسیح اس اُمت میں آئے گا اور یہ کہ مسیح و مہدی ایک ہی وجود کے نام ہیں لیکن وہ نبی نہیں ہوگا۔ہم واضح ثبوتوں کے ساتھ عرض کر چکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی روشنی میں آنے والا مسیح موعود و مہدی معہود یقیناً نبی ہوگا لیکن شریعت والا نبی نہیں ہوگا بلکہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی طرح غیر شرعی نبی ہوگا اور یہی وجہ ہے کہ اُمت میں آنے والے کا نام مثیل مسیح رکھا گیا ہے۔آج کی گفتگو میں ہم مولانا صاحب کی اس غلط فہمی کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں جو انہوں نے لکھا کہ آنے والا امام خود دعویٰ نہیں کرے گا بلکہ لوگ اس کو اس کے کارناموں سے پہچان لیں گے۔علامہ صاحب فرماتے ہیں:-

''مہدی کا ظاہرہ اعلان حق کا ظاہرہ ہے نہ کے دعائے حق کا ظاہرہ۔مہدی یا رجل مومن اپنے کام کا آغاز دعویٰ سے نہیں کرے گا۔یہ صرف اس کے کام کی استثنائی نوعیت ہوگی جس سے لوگوں کے لئے اس کا پہچاننا ممکن ہو سکے گا۔'' (الرّسالہ،نئی دہلی،مئی 2010ءصفحہ 40)

پھر فرماتے ہیں :-

''پیغمبر کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔پیغمبروں کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنے مشن کا آغاز دعویٰ سے کرے لیکن مہدی کے معاملے کی نوعیت یہ نہیں ہے۔'' (ایضاً صفحہ 40)

سوال ہے کہ جب کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے اور بزرگان اُمت کے ارشادات سے ثابت کر آئے ہیں کہ آنے والا اِمام مہدی و مسیح موعود نبی اللہ ہوگا تو پھر یہ بحث باطل ہو جاتی ہے کہ وہ دعویٰ کرے گا یا نہیں۔جب ثابت ہو گیا کہ مسیح موعود و مہدی معہود نبی بھی ہوگا تو پھر آپ کے اپنے بیان سے خود ہی ثابت ہو گیا کہ مہدی اپنی نبوت کا ضرور دعویٰ کرے گا۔علاوہ اس کے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ علامہ صاحب کے اپنے بیانات میں بعض جگہ تضاد نظر آتا ہے۔اپنے مضمون میں بعض جگہ وہ امام مہدی کے لئے ایسے خیالات پیش فرماتے ہیں جس سے اس کا نبی ہونا ثابت ہوتا ہے۔چنانچہ علامہ صاحب ایک جگہ امام مہدی کی علامت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

''اس کی دوسری علامت وہ ہوگی جو قرآنی پیغمبروں کی نسبت سے ان الفاظ میں بتائی گئی ہے۔ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ (ابراہیم:4) یعنی خدا نے جو رسول بھی بھیجے وہ ان کی اپنی قوم کی زبان میں بھیجے۔یہ کوئی سادہ بات نہیں بلکہ ایک نہایت اہم بات ہے جو رسول کو پہچاننے کے معاملے میں ایک یقینی معیار کو بتاتی ہے۔

اس آیت میں لسان سے مراد صرف زبان Language نہیں ہے۔اس میں وہ تمام پہلو شامل ہیں جو ایک کامیاب زبان کا ضروری حصہ سمجھے جاتے ہیں۔مثلاً وضوح (darity) مؤثر اسلوب ایسا کلام جو معاصر ذہن کو پوری طرح ایڈریس کرنے والا ہوگا وغیرہ۔

اس قسم کا طاقتور اسلوب کبھی اکتسابی نہیں ہوتا وہ ہمیشہ وہبی طور پر کسی ایسے شخص کو عطا ہوتا ہے جس سے خدا اپنے دین کی تبیین کا کام لینا چاہے۔اس استثنائی صفت کے باوجود جو لوگ اس کو نہ پہچانیں وہ اُسی قسم کے اندھے پن میں مبتلا ہیں جس اندھے پن کی بناء پر لوگوں نے پچھلے پیغمبروں کو نہیں پہچانا اور وہ ان کے منکر بنے رہے۔'' (ایضاً صفحہ 51)

پھر لکھتے ہیں :-

دورِ آخر میں مہدی یا مسیح جو کارنامہ انجام دیں گے وہ کوئی پُر اسرار قسم کا شخصی کارنامہ نہیں ہوگا وہ اسی طرح اسباب وعلل کے تحت پیش آئے گا جیسا کہ پچھلے پیغمبروں کے زمانے میں پیش آیا۔'' (ایضاً صفحہ 43)

پس علامہ صاحب کہیں اس کی نبوت کا انکار کرتے ہیں اور کہیں مختلف مثالوں سے اس کے کاموں کو پیغمبروں کے کاموں کی طرح قرار دے رہے ہیں۔پس حقیقت یہی ہے کہ امام مہدی و مسیح موعود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نبی اللہ کا خطاب دیا ہے وہی برحق ہے۔آپ نے مسیح موعود کو نہ صرف نبی اللہ فرمایا بلکہ اس کے لئے صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا دی۔اس کے ساتھیوں کو اصحاب فرمایا اور ان کے لئے رضی اللہ عنہم کے الفاظ بھی استعمال فرمائے۔ان سب باتوں کے ہوتے ہوئے آنے والے امام مہدی و مسیح موعود کے نبی ہونے میں بھلا کیا شک باقی رہ جاتا ہے......

دوسری بات اس موقع پر یہ بھی بیان کرنے والی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کو جہاں نبی اللہ کا خطاب دیا ہے وہیں اس پر وحی کے نزول کا ذکر بھی فرمایا ہے۔چنانچہ صحیح مسلم میں دجّال سے متعلق حضرت نواس بن سمعان کی مشہور حدیث میں مسیح موعود پر نزول وحی کا ذکر موجود ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اَوْحَی اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی عِیْسٰی اَنِّی قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّی لَا یَدَانِ لِاَحَدٍ لِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِیْ اِلَی الطُّوْرِ۔

کہ اللہ تعالیٰ عیسٰیؑ کو وحی کے ذریعہ خبر دے گا کہ مَیں نے اب کچھ ایسے لوگ بھی برپا کئے ہیں جن سے جنگ کی کسی کو طاقت نہیں۔اس لئے تم میرے بندوں کو پہاڑ کی طرف محفوظ طریق سے لے جاؤ۔

(مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجّال)

ان وضاحتوں کے بعد آنے والے مسیح و مہدی کے نبی ہونے میں کچھ بھی شک باقی نہیں رہ جاتا اور یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ امام مہدی و مسیح موعود اپنا دعویٰ وحی الٰہی کی روشنی میں کریں گے۔کیونکہ وحی کی روشنی میں کیا گیا دعویٰ ہی اہل حق کے نزدیک قابل قبول ہو سکتا ہے۔اسی طرح وہ حدیث جو مجدد کی آمد کے متعلق آئی ہے وہ بھی اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ آنے والا مجدد اور مسیح و مہدی کو اللہ خود مبعوث فرمائے گا اور جس کو اللہ مبعوث فرماتا ہے وہ اللہ کی جناب سے اپنا دعویٰ پیش کرتا ہے۔حدیث مبارک کے الفاظ اس طرح ہیں :-

اِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا

] (ابوداؤد کتاب الملاحم)

یعنی اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایسا مجدد مبعوث فرمائے گا جو اس امت کے دین کی تجدید کرے گا۔

اسی طرح ایک حدیث مبارک میں فرمایا گیا ہے کہ مہدی کو اللہ تعالیٰ مبعوث فرمائے گا اور ظاہر ہے کہ جس کو اللہ مبعوث فرمائے گا، بذریعہ وحی اس کو بعثت کی اطلاع دے گا۔ایسے میں اس مبعوث شدہ کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی بعثت کے متعلق اہل دنیا کو الہامی دعویٰ کے ذریعہ آگاہ کرے۔حدیث مبارک کے الفاظ اس طرح ہیں :-

عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ یَمَانٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَضَتْ اَلْفٌ مِائَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ سَنَةً یَبْعَثُ اللّٰهُ الْمَهْدِی۔

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک ہزار دوصد چالیس سال گزر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ مہدی کو مبعوث فرمائے گا۔

یہ بھی لکھا ہے کہ مہدی پر وحی کا نزول ہوگا اور وہ اس کے مطابق عمل کرے گا فرمایا :-

وَیُوْحٰی اِلَیْهِ فَیَعْمَلُ بِالْوَحْیِ بِاَمْرِ اللّٰهِ (بحار الانوار' جلد 13، صفحہ 200 'النجم الثاقب' جلد 1، صفحہ 66)

یعنی اور اس کی (مہدی کی) طرف وحی ہوگی پس وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس وحی پر عمل کرے گا۔

مذکورہ احادیث سے واضح ہے کہ مہدی کو اللہ تعالیٰ مبعوث کرے گا اور اس پر وحی نازل ہوگی۔اس لحاظ سے اس کا فرض بنتا ہے کہ وہ دنیا کے سامنے اپنے دعویٰ کو پیش کرے۔

یہی نہیں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق آتا ہے کہ وہ نہ صرف مہدی و مسیح ہونے کا دعویٰ کرے گا بلکہ انبیاء کا نام لے لے کر اس کے مثیل ہونے کا دعویٰ کرے گا۔چنانچہ حضرت امام جعفر صادقؒ جو اہل تشیع کے چھٹے امام اور امت محمدیہ کے بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ کے استاد بھی ہیں، ان کا یہ قول ہے کہ امام مہدی اپنی بعثت پر یہ دعویٰ فرمائے گا کہ :-

یَا مَعْشَرَ الْخَلَائِقِ اَلَا وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْمَاعِیْلَ فَهَا اَنَا ذَا اِبْرَاهِیْم وَاِسْمَاعِیْل وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی مُوْسٰی وَیُوشَع فَهَا اَنَا ذَا مُوْسٰی وَیُوشَع وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی عِیْسٰی وَ شَمْعُوْنَ فَهَا اَنَا ذَاعِیْسٰی وَ شَمْعُوْنَ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی مُحَمّد و اَمِیر الْمؤمنینَ صلٰوة اللّٰهِ عَلَیْهِ فَهَا اَنَا ذَا مُحَمّد صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم وَاَمِیْرالمؤمنین اَلَا وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلَی الحسن والحسین فَهَا اَنَا ذَا الحسن والحسین وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلَی الْاَئِمَّةِ مِنْ وَلَدِ الْحُسَیْنِ فَهَا اَنَا ذَا الْاَئِمَّةِ۔

(بحار الانوار جلد 13، صفحہ 202)

ترجمہ :: اے تمام لوگو! سُن لو جو ابراہیم اور اسماعیل کو دیکھنا چاہے تو یاد رکھے کہ وہ ابراہیم اور اسماعیل مَیں ہوں اور جو موسیٰ اور یوشع کو دیکھنا چاہے تو وہ موسیٰ اور یوشع مَیں ہوں۔اور جو عیسیٰ اور شمعون کو دیکھنا چاہے تو وہ عیسیٰ اور شمعون مَیں ہوں اور جو محمد اور امیر المؤمنین کو دیکھنا چاہے تو وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المؤمنین مَیں ہوں اور جو حسن اور حسین کو دیکھنا چاہے تو وہ حسن اور حُسین مَیں ہوں اور جو نسلِ حسین میں ہونے والے ائمہ کو دیکھنا چاہے تو وہ ائمہ میں ہوں۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ امام مہدی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس قرار

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

ہفت روزہ بدر اب جماعتی ویب سائٹ
www.alislam.org/badr پر دیکھ سکتے ہیں

خطبہ جمعہ

ایک مومن کو چاہئے کہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پر عمل کرتے ہوئے اس کامل صفات والے اعلیٰ ربّ کی تسبیح کرتا رہے اور اس کی خیر کی تمام صفات سے حصہ لینے کی کوشش کرے اور اس کی ناراضگی اور پکڑ سے بچنے کی کوشش کرے۔

نمازیں بھی ایک قسم کی تسبیح ہیں۔ پس ان کی پابندی کرنا اور باقاعدگی سے ادا کرنا یہ بھی ضروری ہے۔ اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اپنے ربّ کے نام کو دنیا میں بلند کرنا۔

ہر زمانے میں انبیاء روحانی بیماریوں کے علاج کے لئے آئے اور اپنے اپنے وقت کی بیماریوں کا علاج کرتے رہے۔

مصر میں جماعت کی مخالفت میں شدت، کئی احمدیوں کو زیر حراست رکھا گیا ہے۔ ان کی جلد رہائی کے لئے دعا کی خصوصی تحریک۔

اسی طرح پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی دعا کی تحریک۔ وہاں بھی کافی سخت حالات ہیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 14 رمئی 2010ء بمطابق 14 رہجرت 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى۔ اَلَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰى۔ وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰى (الاعلیٰ:4:2)

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں۔ سورۃ اعلیٰ کی پہلی تین آیات ہیں۔ یعنی بسم اللہ کے علاوہ۔ اس سورۃ کو جیسا کہ ہمارے ہاں عموماً طریق رائج ہے، جمعہ اور عیدین میں پہلی رکعت میں پڑھا جاتا ہے۔ کیونکہ حدیث میں روایت ملتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عیدین پر پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ پڑھا کرتے تھے۔ اسی طرح دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ پڑھا کرتے تھے۔

(مسلم کتاب الجمعة باب ما یقرأ فی صلٰوة الجمعة حدیث نمبر 1912)

پس یہ اس سنت کی پیروی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے جس کی وجہ سے یہ سورتیں پڑھی جاتی ہیں۔ اسی طرح یہ بھی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ پڑھا کرتے تھے۔ اور دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں بعض روایات میں آتا ہے سورۃ الاخلاص اور بعض میں یہ ہے کہ آخری تین سورتیں۔ آخری دو قل اور سورۃ اخلاص۔

(ترمذی ابواب الوتر باب ما جاء فی ما یقرأ به فی الوترحدیث نمبر462،463)

بہرحال اس وقت سورۃ الاعلیٰ کی ان آیات کے حوالے سے کچھ کہوں گا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے تفسیرِ کبیر میں اس کی بڑی تفصیل سے تفسیر بیان کی ہے اور بحث فرمائی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی تفاسیر جو ہیں وہ بھی ایک عظیم علمی خزانہ ہیں۔ گو یہ پورے قرآنِ کریم کی تو تفسیر نہیں ہے لیکن جن جن سورتوں کی ہے اُن کو پڑھنے کی طرف جماعت کو توجہ کرنی چاہئے۔ یہ مختلف دس جلدیں ہیں۔

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى (الاعلیٰ:2) یعنی تسبیح کر اپنے ربّ کی جو اعلیٰ ہے۔ یعنی تیرا رب جو ربوبیت کے لحاظ سے سب سے بلند اور اعلیٰ شان رکھتا ہے اُس کی تسبیح کر۔ اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ تو اپنے رب کا نام دنیا میں بلند کر۔ گویا دو ذمہ داریاں ایک مومن کی لگائی گئی ہیں جو اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے کامل نمونہ بنایا اور آپؐ پر شریعت کامل ہوئی اور آپؐ کے طریق پر چلنا ہم پر فرض قرار دیا۔ پس ہر شخص جو آپ کی طرف حقیقی رنگ میں منسوب ہوتا ہے اور ہونا چاہتا ہے، اس کا یہ فرض ہے کہ آپؐ کے اسوہ پر چلنے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (سورۃ الاحزاب:22)۔ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں ایک کامل نمونہ ہے جس کی پیروی کرنی چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنے میں آپ کا کیا نمونہ تھا؟ آپ کے صبح شام، رات دن اللہ تعالیٰ کے ذکر سے پُر گزرتے تھے۔ پھر بھی آپ فرماتے ہیں کہ اے رب! مجھے اپنا ذکر کرنے والا اور اپنا شکر کرنے والا بنا۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء باب دعاء رسول اللہ ﷺ حدیث نمبر 3830)

رکوع اور سجدے میں آپ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید فرماتے تھے۔ اور آپ کی تسبیح و تحمید اور گریہ وزاری ایک عجیب رنگ رکھتی تھی۔ رکوع میں جب سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ سے اپنے عظیم ربّ جو رب العالمین ہے، اس کی بزرگی اور برتری کا ذکر فرماتے ہیں تو کھڑے ہو کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہہ کر پھر اللہ تعالیٰ کی بے شمار حمد کی طرف توجہ فرماتے ہیں۔ آپؐ کے رکوع اور سجود اور قیام اور نماز کی ہر حرکت کے بارہ میں ایک دفعہ پوچھنے پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا تھا کہ اس کی خوبصورتی اور لمبائی نہ پوچھو۔

(بخاری کتاب التہجد باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان وغیرہ حدیث نمبر 1147)

سجدوں کی لمبائی کے بارہ میں ایک روایت میں یہ ذکر ملتا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تشریف لائے اور قبلہ رُو ہو کر سجدے میں چلے گئے۔ بہت لمبا سجدہ کیا۔ اتنا لمبا کہ مَیں آپ کو دیکھ کر پریشان ہو گیا۔ بلکہ یہاں تک میری پریشانی بڑھی کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی روح قبض کر لی ہے۔ اس پریشانی کی حالت میں مَیں آپؐ کے قریب پہنچا تو آپؐ سجدہ سے اٹھ بیٹھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ کون ہے؟ مَیں نے عرض کی یا رسول اللہ! مَیں عبدالرحمٰن ہوں۔ پھر مَیں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کا یہ سجدہ اتنا زیادہ لمبا ہو گیا تھا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ کی روح تو قبض نہیں ہو گئی۔ آپؐ نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل آئے تھے اور یہ خوشخبری دی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کے حق میں فرماتا ہے کہ جو آپ پر درُود بھیجے گا اس پر میں رحمتیں نازل کروں گا۔ اور جو سلامتی بھیجے گا اس پر مَیں سلامتی نازل کروں گا۔ اس بات پر مَیں سجدہ شکر بجا لا رہا تھا اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کر رہا تھا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 512-513 حدیث نمبر:1664 مسند عبدالرحمٰن بن عوف مطبوعہ بیروت ایڈیشن 1998ء)

یہی نہیں کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کا یہ اتنا بڑا انعام تھا اس کی وجہ سے شکر بجا لا رہے ہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ ہر چھوٹی سے چھوٹی کی جو نعمت تھی، اس پر بھی آپ اللہ تعالیٰ کی بے انتہا تسبیح و حمد و شکر گزاری فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی خوراک کیا تھی۔ بعض وقت تو فاقے بھی ہوتے تھے اور روکھی سوکھی روٹی ہوتی تھی۔ لیکن اس کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر فرماتے تھے۔ اور تسبیح سے اپنی زبان کو تَر رکھتے تھے۔

یہاں یہ بھی بتا دوں کہ روایت میں آتا ہے کہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى (الاعلیٰ:2) کی آیت اترنے سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی یہ دعا کرتے اور اپنے صحابہ کو بھی آپ نے فرمایا ہوا تھا کہ سجدے میں یہ دعا پڑھا کرو کہ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ۔ لیکن اس آیت کے بعد پھر آپ نے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کی دعا سکھائی۔ اسی طرح فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ کی آیت جب نازل ہوئی ہے تو پھر آپ نے رکوع میں بھی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کی دعا سکھائی ہے۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب مایقول الرجل فی رکوعہ وسجودہ حدیث نمبر 869، 871)

آپ نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے کے طریق کس طرح سکھائے؟ کس طرح ہر وقت آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ کی بزرگی اور برتری کا خیال رہتا تھا اور آپ راہنمائی فرماتے تھے؟ اس بارے میں ایک روایت میں حضرت جویریہؓ بیان کرتی ہیں کہ صبح کی نماز کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گئے۔ اس وقت مَیں مصلّے پر بیٹھی تھی اور دن چڑھے جب آپ واپس آئے تو میں اس وقت بھی مصلّے پر بیٹھی تھی اور ذکر کر رہی تھی اور تسبیح کر رہی تھی۔ تو آپ نے پوچھا تم صبح سے اس حال میں یہاں بیٹھی کیا کر رہی ہو؟ مَیں نے عرض کی کہ مَیں تسبیح کر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اس کے بعد جب سے مَیں یہاں سے گیا ہوں اور اب آیا ہوں مَیں نے صرف چار کلمات تین دفعہ دہرائے ہیں۔ اگر ان کلمات کا موازنہ میں تمہارے اس سارے وقت کے ذکر اور تسبیح سے کروں تو میرے کلمے جو ہیں وہ بھاری ہیں۔ جو یہ ہیں۔ کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ رِضَاءَ نَفْسِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ زِنَةَ عَرْشِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ مِدَادَ کِلِمَاتِہٖ۔

(مسلم کتاب الذکر والدعا باب التسبیح اوّل النہار وعند النوم: 6808-6807)

اللہ پاک ہے اس قدر جتنی اس کی مخلوق ہے۔ اللہ پاک ہے جس قدر اس کی ذات یہ بات پسند کرتی ہے۔ اللہ پاک ہے جس قدر اس کے عرش کا وزن ہے یعنی بے انتہا پاک ہے اور اللہ پاک ہے جس قدر اس کے کلمات کی سیاہی ہے۔

ایک تو اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی سے آپ کی ازواج کی تسبیح وتحمید اور ذکر سے رغبت اور اس کے لئے کوشش کا پتا چلتا ہے کہ کس قدر انہماک سے اور کتنی دیر تک یہ دعائیں اور ذکر فرمایا کرتی تھیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تسبیح کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپ نے جس غور اور جس گہرائی سے یہ تسبیح کی اس کا اندازہ لگائیں کہ ایک لمبے عرصے میں جو کم از کم گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹے پر تو محیط ہوگا، اس میں آپ نے صرف تین مرتبہ یہ الفاظ دوہرائے۔ یہ تو آپ کا ہی مقام تھا۔ لیکن توجہ دلائی کہ تسبیح ان جامع الفاظ میں کرو اور ساتھ ساتھ غور کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی عظمت وجبروت کو سامنے رکھتے ہوئے یہ تسبیح کرو۔

پھر جب فتح مکہ ہوئی تو اس تسبیح اور شکر گزاری کا ایک اور انداز دیکھیں کہ اونٹنی پر بیٹھے ہیں۔ سر جھک کر پالان سے چھو رہا تھا اور سجدہ شکر بجالاتے ہوئے یہ دعا آپ پڑھ رہے تھے کہ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی۔ کہ اے اللہ! تو پاک ہے اپنی حمد اور تعریف کے ساتھ۔ اے اللہ مجھے بخش دے۔

یہ معیار حاصل کرنے کے بعد جب خدا تعالیٰ نے آپ کی امت کے افراد سے اپنی محبت کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ تو پھر بھی آپ اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید کے ساتھ، شکر گزاری کے ساتھ اپنی مغفرت طلب فرما رہے ہیں۔ پس یہ آپؐ کے نمونے ہیں۔ انفرادی طور پر بھی تسبیح وتحمید کے طریق سکھا رہے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی بزرگی اور تقدیس کا اظہار حقیقی رنگ میں کرنے کا پتہ چلے۔ آپ کے لئے امت کے درود اور سلامتی بھیجنے پر تسبیح اور تحمید اور شکر گزاری کا وہ اظہار فرمایا کہ جس کی مثال نہیں مل سکتی۔ ایک شکر گزاری اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر درود بھیجنے کو اس قدر اہمیت دی ہے کہ یہ امت کے لئے بخشش کا سامان ہو گیا ہے۔ اور ایک اللہ تعالیٰ کی تسبیح اس لئے کہ کس کس طرح اللہ تعالیٰ میری امت کو بخشنے کے سامان فرما رہا ہے۔ اور کیا مقام اللہ تعالیٰ مجھے عطا فرما رہا ہے؟ پھر جب اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ کی صورت میں کامیابی عطا فرمائی تو تسبیح وتحمید اور شکر گزاری کا وہ اعلیٰ نمونہ ہے اور عاجزی کا وہ اعلیٰ نمونہ ہے جس کی مثال نہیں ملتی۔ یعنی یہ سب تسبیح کے نمونے دکھا کر اور سکھا کر امت کو اس طرف متوجہ فرمایا ہے کہ تمہاری بقا اور تمہاری کامیابی اور تمہاری ترقی اور تمہاری فتح بھی اسی میں ہے کہ دنیاوی اسباب پر بھروسہ نہ کرو بلکہ ربّ اعلیٰ کی تسبیح اور تحمید کرو جو ربّ العالمین ہے۔

یاد رکھو بے شک اپنے اپنے رنگ میں بعض اور بھی رب ہیں جن سے تمہیں واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ شروع میں، ابتدا میں انسان جب بچہ ہوتا ہے، بچے کی پرورش میں بھی اس کے ماں باپ حصہ لیتے ہیں۔ اس لحاظ سے وہ بھی رب کہلاتے ہیں۔ پھر اس کے بعد بڑا ہوتا ہے اور دنیاوی کاموں میں پڑتا ہے۔ افسران ہیں، بادشاہ ہیں، ملکی سربراہ ہیں جو ایک طرح سے پرورش میں حصہ لیتے ہیں۔ لیکن ان سب کی ربوبیت جو ہے وہ نقائص سے پُر ہے، کامل نہیں ہے۔ ماں ہے جو سب سے زیادہ خالص ہو کر بچے کی پرورش کر رہی ہوتی ہے لیکن اس میں بھی کاملیت نہیں ہے، اس لئے اس کی پرورش میں کمیاں رہ جاتی ہیں۔ کبھی بچے کو زیادہ کھلا دیا تو وہ بیمار ہو گیا۔ کبھی خوراک کا خیال نہ رکھا تو کمزور ہو گیا۔ کبھی کسی اور طرف توجہ ہو گئی تو بچے کی نگہداشت صحیح طرح نہ ہو سکی۔ کبھی کسی چیز میں کمی رہ جاتی ہے، کبھی کسی چیز میں۔ اسی طرح تمام دنیاوی افسران ہیں یا ملازمین کے مالک ہیں، وہ سب کمزور ہیں۔ اور پھر وہ لوگ یہ تو چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے لیکن تعریف وہ کروانا چاہتے ہیں جس پر وہ کبھی پورا نہیں اترتے اور یوں اکثر جھوٹی تعریفیں اور خوشامدیں کرنی پڑتی ہیں۔ جس سے انسان کی طبیعت میں جھوٹی خوشامدیں کر کے، تعریفیں کر کے بعض دفعہ منافقت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن ربّ اعلیٰ وہ ہے جو ہر عیب سے پاک ہے۔ جس کی تعریف حقیقی ہے۔ جس نے رحمانیت کے جلوے دکھاتے ہوئے بھی پرورش کے انتظام کئے ہیں۔ اور جو رحیمیت کے جلوے دکھاتے ہوئے بھی اپنے بندوں کے لئے بے انتہا فضل نازل فرماتا ہے۔ دعاؤں کو سنتا ہے، وہ مجیب بھی ہے۔ غرض کہ اس کے بے انتہا اور بھی صفاتی نام ہیں جس کے مطابق وہ اپنے بندوں سے سلوک بھی کرتا رہتا ہے۔ پس ایک مومن کو چاہئے کہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی (الاعلیٰ: 2) پر عمل کرتے ہوئے اس کامل صفات والے اعلیٰ ربّ کی تسبیح کرتا رہے اور اس کی خیر کی تمام صفات سے حصہ لینے کی کوشش کرے اور اس کی ناراضگی اور پکڑ سے بچنے کی کوشش کرے۔ ہر خیر کے ساتھ شر بھی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تمام قسم کے شرور سے بچنے کی دعا کرنی چاہئے اور حقیقی تسبیح کرنے والے کو اللہ تعالیٰ یقیناً اپنی پناہ میں لے لیتا ہے۔

قرآن کریم میں تسبیح کے ذکر میں جو بیان ہوا ہے اس میں نمازوں کو بھی تسبیح کے ساتھ ملایا گیا ہے۔ یعنی نمازیں بھی ایک قسم کی تسبیح ہیں۔ پس ان کی پابندی کرنا اور باقاعدگی سے ادا کرنا یہ بھی ضروری ہے۔ تبھی سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی کا صحیح ادراک حاصل ہوگا۔

پھر جیسا کہ مَیں نے بیان کیا کہ اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اپنے ربّ کے نام کو دنیا میں بلند کرنا۔ اپنے ربّ کے نام کو دنیا میں بلند کرنا، یہ بھی حکم ہے۔ اس بارے میں جب سب سے اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو ہم دیکھتے ہیں تو اس کے بھی اعلیٰ ترین نمونے آپؐ نے ہی قائم فرمائے۔ آپ نے دعوت الی اللہ کا حق قائم فرما دیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے بارہ میں فرمایا کہ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ (سورۃ الاحزاب: 47)۔ کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اور جب آپ کو فرمایا کہ یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ (المائدۃ: 68) کہ اے رسول! تیری طرف تیرے رب کی طرف سے جو کلام اتارا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا تو اس کا بھی آپ نے حق ادا کر دیا۔ کیونکہ اس کے بعد رب اعلیٰ کے نام کی سربلندی جو پہلے ہی آپ کا مقصود تھی اس میں اور زیادہ اضافہ ہو گیا۔ نرمی سے، حکمت سے، احسان سے، احسان کرتے ہوئے اور صبر دکھاتے ہوئے آپ نے ہر حالت میں تبلیغ کے کام کے حق کو ادا کرنے کی کوشش فرمائی۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہوئے اس حق کو ادا کیا۔ مشکلات بھی آئیں تو تب بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہوئے آپ کے قدم آگے ہی بڑھتے چلے گئے۔ کوئی خوف، کوئی ڈر آپ کو اس کام سے روک نہیں سکا۔ آپ کی قوتِ قدسی نے یہی روح صحابہ میں بھر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے نام کی سربلندی کے لئے وہ بھی قربانیاں دیتے چلے گئے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی (الاعلیٰ: 3) یعنی جس نے پیدا کیا پھر ٹھیک ٹھاک کیا۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس حالت میں پیدا کیا ہے کہ اس کے اندر تمام ضروری طاقتیں رکھی ہیں اور ترقی کے مادے اس میں موجود ہیں۔ عموماً ایک نارمل بچے کی جب پیدائش ہوتی ہے تو اس میں تمام ضروری طاقتیں بھی موجود ہوتی ہیں۔ اور جوں جوں اس کی نشو ونما ہوتی رہتی ہے اور جس طرح پہلے زمانوں میں بھی ہوتی رہی ان طاقتوں میں اس ماحول کے لحاظ سے نکھار پیدا ہوتا چلا جاتا ہے۔ بیشک بعض ذہنی اور جسمانی لحاظ سے کمزور بھی ہوتے ہیں لیکن یہ عمومی حالت نہیں ہے۔ پس انسان کو جب اشرف المخلوقات بنایا تو اس میں ذہنی صلاحیتیں بھی ایسی رکھیں کہ اگر ان کو صحیح طور پر استعمال کیا جائے تو تمام مخلوق کو وہ زیر کر لیتا ہے۔ گویا انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کا پَرتو بن سکتا ہے۔ اور جیسا کہ پہلے بھی میں ذکر کر چکا ہوں اس کا کامل نمونہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنی کامل تعلیم اتاری اور اس مزاج کے مطابق اتاری جو انسان میں خدا تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے یا جس کی نشو ونما اس زمانے میں ہو چکی تھی اور آئندہ بھی انسان کی ذیلی صلاحیتوں کا اور اس کے قویٰ کا نشو ونما اب قیامت تک ہوتے چلے جانا ہے۔

انسان کی فطرت میں اگر اللہ تعالیٰ نے نرمی اور غصہ رکھا ہے تو یہ بھی عین ضرورت کے مطابق ہے۔ کبھی نرمی کا اظہار ہو جاتا ہے، کبھی غصہ کا اظہار۔ اس لئے قرآن کریم میں جو تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی ہے اس میں بھی یہی فرمایا ہے کہ غصے کا اور نرمی کا اظہار اپنے وقت پر کرو تبھی ان انسانوں میں شامل ہو گے جو سَوّٰی کے لفظ کے تحت آتے ہیں۔ یعنی جب ہر عمل جو ہے موقع اور محل کے مطابق ہو۔ مثلاً اگر اصلاح کی ضرورت ہے تو یہ دیکھنا ہوگا کہ اس کے لئے معاف کرنے میں اصلاح کا پہلو نکلتا ہے یا سزا دینے میں۔ اگر صرف ہر صورت میں معاف ہی کیا جاتا رہے تو معاشرے میں ان لوگوں کے ہاتھوں جو ہر وقت فساد پر تلے رہتے ہیں معاشرے کا امن برباد ہی ہوتا چلا جائے گا۔ پس ایک عقلمند اور اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت رکھنے والا انسان ہمیشہ اعتدال سے کام لیتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اس کو اس طرح پیدا کیا ہے جو ہر لحاظ سے مناسب ہے۔ عیب سے پاک ہے۔ پھر عقلمند انسان کا ہر عمل اور فعل، موقع اور محل کے مناسبِ حال ہوتا ہے۔

خَلَقَ فَسَوّٰی (الاعلیٰ: 3) کا یہ مطلب بھی ہے کہ اس میں جب خرابیاں پیدا ہوتی ہیں تو اس عیب کو درست کرنے کے لئے بھی خدا تعالیٰ سامان پیدا فرماتا ہے۔ بیماریاں ہیں تو ان کا علاج ہے اور یہ علاج کے طریق بھی خدا تعالیٰ ہی سکھاتا ہے۔ بعض دہریہ یہ خیال کرتے ہیں کہ شاید ان کی دماغی صلاحیتوں کی وجہ سے انہیں علاج سمجھ آ گیا لیکن حقیقت یہی ہے کہ اس کے پیچھے سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کارفرما ہے۔ اور یہ باتیں پھر اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایسا ذہن عطا فرمایا ہے کہ وہ اپنی ضروریات کے لئے، سہولیات کے لئے ایجادات کرتا چلا جا رہا ہے۔ مثلاً بیماریوں کے خلاف علاج ہے تو اس کے بھی نئے نئے طریق نکال رہا ہے۔ بہت سی بیماریاں جو پہلے نہیں ہوتی تھیں یا پتہ نہیں تھا، جن کی صلاحیت نہیں تھی جب اللہ تعالیٰ نے صلاحیت پیدا کی، انسان کی نشو ونما کی۔ اس کی ذہنی اور جسمانی طاقتیں بڑھائیں تو بعض ایسی نئی نئی باتیں بھی اس کے ذہن میں پیدا ہو گئیں جن کو استعمال کر کے وہ اپنی زندگی کو مزید بہتر بنا سکتا ہے۔ مثلاً دل ہے انسان کا۔ پہلے تو

کسی کو پتہ ہی نہیں لگتا تھا یا انسانی زندگی اتنی سخت تھی کہ ورزش کی وجہ سے اور اپنی دوسری مصروفیات کی وجہ سے اور ایسی خوراک ہونے کی وجہ سے جو دل کو نقصان نہیں پہنچاتی، دل کی بیماریاں نہیں تھیں۔لیکن جہاں جہاں اور جوں جوں انسان کی بعض صلاحیتیں بڑھتی چلی گئیں، بیماریاں بڑھتی چلی گئیں۔دل کی بیماریاں بھی ان میں سے ایک ہیں۔اس کا علاج کا طریقہ آپریشن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو سمجھایا۔پھر اس میں ترقی ہوئی تو ایک اور طریقہ اینجو پلاسٹی کا سمجھایا جو اس سے زیادہ آسان ہے۔اور اب مزید سٹیم سیل (Stem Cell) کے ذریعے علاج کی ریسرچ ہو رہی ہے۔

بہر حال اللہ تعالیٰ انسانی صلاحیتوں کو ساتھ ساتھ اس کی ضروریات کے مطابق اجاگر کرتا چلا جاتا ہے۔اور یہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت ہے۔یہ وہ اعلیٰ ربّ ہے جس کی تعریف ایک بندے پر فرض ہے۔وہ اگر عیبوں کو ظاہر فرماتا ہے تو اس کے لئے پھر اس کا مداوا اور علاج بھی سمجھا دیتا ہے۔ایک موحّد جب بھی نئی ریسرچ دیکھتا ہے تو اسے خدا تعالیٰ کے فضل کی طرف منسوب کرتا ہے۔اور جب اللہ تعالیٰ جسمانی بیماریوں کے علاج کی طرف یوں رہنمائی فرما رہا ہے تو روحانی بیماریوں کے علاج کے سامان بھی کرتا ہے اور کیوں نہیں کرے گا۔پس ہر زمانے میں انبیاء روحانی بیماریوں کے علاج کے لئے آئے اور اپنے اپنے وقت کی بیماریوں کے علاج کرتے رہے۔جب انسانی زندگی روحانی بیماریوں کا مجموعہ بن گئی اور نئی نئی بیماریاں پیدا ہو گئیں، ہر زمانے کی بیماری جمع ہو گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور قرآنِ کریم کی کامل تعلیم اتاری جس نے علاج کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے میں اس کے اعلیٰ ترین نمونے اپنی قوتِ قدسیہ سے دکھائے۔اس تعلیم کی روشنی میں دکھائے جس سے انسانوں کو، جانوروں کو باخدا انسان بنا دیا۔لیکن ایک زمانے کے بعد جب مسلمان بھی اس تعلیم کو سمجھنے سے قاصر ہو گئے اور اس پر عمل کرنا بھول گئے تو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو اپنے وعدے کے مطابق بھیجا جنہوں نے پھر اس تعلیم میں سے جو قرآنِ کریم کی صورت میں موجود تھی، علم و عرفان کے موتی نکال کر ہماری بیماریوں کے علاج کئے۔اور یہ بتایا کہ امت میں جو بیماریاں پیدا ہوئی ہیں، ان کے علاج یہ ہیں۔اور میرے ساتھ جڑو گے تو اس سے اپنے علاجوں میں کامیاب ہو سکتے ہو۔ڈاکٹروں کو تو نئی بیماریوں کا علاج ایک ریسرچ اور لمبا عرصہ محنت کرنے سے پتہ لگتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے روحانی علاج کے لئے چودہ سو سال پہلے قرآنِ کریم میں کامل شریعت اتار کر یہ علاج رکھ دیا تھا۔اور ہر زمانے میں جو اللہ کے بندے تھے اس کو سمجھتے رہے۔اور آخر پر جو مزید نئی بیماریاں پیدا ہوئی تھیں ان کے علاج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے آ کر اسی جگہ سے بتا دیئے۔کیونکہ قرآنِ کریم کا فہم اور عرفان اس زمانے کی بیماریوں کے مطابق آپ کو ہی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا تھا۔اور پھر جب ہر قسم کی ناسخ و منسوخ کے الزام سے اس کلام قرآنِ کریم کو پاک کر دیا تو پھر ہی پتہ لگ سکتا تھا کہ کیا صحیح علاج ہیں اور یہ کام بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہی فرمایا۔اور حقیقی مومنوں اور قرآنِ کریم پر غور کرنے والوں کو آپ کی تفسیروں اور وضاحتوں اور تعلیم کی روشنی میں جو قرآنِ کریم سے نکال کر آپ نے ہمارے سامنے رکھی حسبِ ضرورت یہ علاج میسر آتے رہے۔پس جو لوگ سمجھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے آنے کی ضرورت نہیں تھی یا اب کسی مصلح کے آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ان کی بیماریاں جو ہیں وہ ظاہر ہو کر پھر بڑھتی چلی جاتی ہیں اور بڑھتی چلی جا رہی ہیں لیکن وہ اس بات کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں کہ جو اس زمانے کا امام اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اس کو قبول کریں۔یہ سب دشمنیاں جو ہیں ان میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔خودکُش حملے جو ہیں، قتل و غارت جو ہے، دہشت گردی جو ہے کیا یہ اسلامی تعلیم ہے؟ خدا کے نام پر اور مذہب کے نام پر ظلم جو ہے، یہ اسلام کی تعلیم ہے؟ یقیناً نہیں۔صرف ان لوگوں نے ناسمجھی یا ڈھٹائی کی وجہ سے اس تعلیم کو ماننے سے انکار کر دیا ہے جو حقیقی تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پیش فرما رہے ہیں۔

یہ سب چیزیں جو ہیں جس پر آج کل مسلمانوں کے عمل ہو رہے ہیں، یہ تو اپنے عارضی ربوں کو خوش کرنے کے لئے ہیں۔جبکہ مسیح موعود واحد و یگانہ خدا کی طرف بلا رہے ہیں اور اس تعلیم پر عمل کروانے کے لئے دعوت دے رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری اور جو حقیقی اسلامی تعلیم ہے۔ایک طرف تو بعض طبقوں کی طرف سے پریشان ہو کر یہ دعوے بھی کئے جا رہے ہیں کہ کسی مصلح کی ضرورت ہے۔مسلمانوں میں خلافت کی ضرورت ہے۔اور دوسری طرف اس چیز کو ٹھیک کرنے کے لئے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے سامان پیدا فرمائے ہیں اور معالج بھیجا ہے تو اس کو قبول کرنے کے لئے یہ لوگ تیار نہیں ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَھَدٰی (الاعلیٰ:4)۔جس نے طاقتوں کا اندازہ کیا اور ہدایت دی۔

اس کا تعلق بھی پہلی آیت سے ہے۔اس کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ قَدَّرَ فَھَدٰی کے دو معنی ہوں گے۔جیسا کہ پچھلی آیت میں بتایا گیا ہے کہ چونکہ انسان میں ترقی کی استعداد رکھی گئی تھی اور اسے کامل القویٰ بنایا گیا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کی طاقتوں کا اندازہ کر کے اس کے متواتر ترقی کرتے چلے جانے کے ذرائع مہیا کئے ہیں۔یعنی پہلے پیدائش کو اس تعلیم اور طاقت کے مطابق کیا پھر تعلیم بھجوائی۔یعنی جوں جوں ذہنی اور جسمانی طاقتوں نے ترقی کی اللہ تعالیٰ نے اس کے مطابق ہدایت کے سامان پیدا فرمائے۔اور دوسرے معنے یہ ہیں کہ جب بھی انسان کج ہوا اللہ تعالیٰ نے اس کی ضرورت کے مطابق ہدایت بھجوا دی۔

(ماٴخوذ از تفسیر کبیر جلد 8 صفحہ 406-405 مطبوعہ ربوہ)

اور جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ یہ ہدایت کامل طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نازل فرمائی تا کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حقوق کا بھی صحیح ادراک کر سکے اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور بندوں کے حقوق بھی ادا کرے۔پس جب یہ ہدایت آ گئی تو اس کے مطابق ہی اب ایک مومن کو چلنا ہے۔اور اگر سمجھ نہیں آتی تو پھر جو امام اور جو معالج اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اس کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔اسی میں دنیا کی بقا ہے۔جس کے لئے پہلی آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے طریق بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور اس کی عبادت کی ضرورت ہے اور اس بھیجے ہوئے کو ماننے کی ضرورت ہے۔اگر سمجھ نہیں آتی تو پھر اللہ تعالیٰ سے خالص ہو کر مدد مانگی جائے کہ اللہ تعالیٰ صحیح راہنمائی فرمائے تا کہ ہم اس کا حق ادا کر سکیں۔اور دوسرے اس تسبیح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا تک پہنچانا بھی فرض ہے۔اور یہی ہر قسم کی کجی سے پاک ایک مومن کی نشانی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم خالص ہو کر اس کے بھیجے ہوئے کے ساتھ جُڑ کر اس تعلیم کے مطابق عمل کرنے والے ہوں اور صحیح رنگ میں تسبیح کرنے والے ہوں، اس کی عبادت کرنے والے ہوں اور اس کے پیغام کو پہنچانے والے ہوں۔

مصر کے احمدیوں کے لئے بھی میں پھر خاص طور پر دعا کے لئے کہنا چاہتا ہوں۔وہاں گزشتہ کچھ عرصے سے جماعت کے خلاف ایک شور اٹھا ہوا ہے اور ہمارے بارہ، تیرہ کے قریب احمدی حراست میں ہیں جن کا ابھی تک پتا نہیں لگ رہا کیا بننا ہے؟ اس لئے ان کے لئے خاص طور پر دعا کریں اللہ تعالیٰ جلد ان کی رہائی کے بھی سامان پیدا کرے۔شاید ان کا خیال ہے کہ اسیر بنا کر وہ ان کو ایمان سے پھیر لیں گے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر احمدی جو دنیا کے کسی بھی کونے میں رہنے والا ہے وہ اپنے ایمان کے لحاظ سے بڑا مضبوط ہے۔اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ بھی اسی طرح مضبوطی کا اظہار کر رہے ہیں اور کرتے چلے جائیں گے، انشاء اللہ۔اور یہی مجھے پیغام بھیج رہے ہیں کہ آپ فکر نہ کریں انشاء اللہ ہمارے ایمان میں کوئی لغزش نہیں آئے گی۔بلکہ گزشتہ دنوں ایک خاتون کو بھی گرفتار کر لیا تھا پھر چھوڑ دیا۔

اور پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی دعا کریں۔وہاں بھی کافی سخت حالات ہیں۔اللہ تعالیٰ دنیا کو مسیح محمدی کے پیغام کو سننے کی اور سمجھنے کی اور ماننے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہر قسم کی کجیاں دنیا سے دور ہوتی چلی جائیں۔جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے تو ذرائع مہیا فرما دیئے ہیں اب اس سے فائدہ اٹھانا بندوں کا کام ہے۔اگر نہیں اٹھاتے تو پھر اللہ تعالیٰ کس طرح ٹھیک کرتا ہے، کیا سامان پیدا فرماتا ہے یہ وہ بہتر جانتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہر ایک کو کسی بھی قسم کی آفت اور بلا اور تباہی سے محفوظ رکھے اور اپنی طرف جھکنے والا خالص بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆

Ahmad Computers

Naseem Khan

(M)+9198144-99289
(M)+9198767-29998
(O) +911872500468
e.mail : naseemqadian@gmail.com

Ahmad computers

Deals in:All Kinds of Computers,Desktop, Laptop
Hardwares, Accesories, Software Solutions, Networking
Printers,Toners, Cartridge Refilling, Photostat Machines etc.
*Railway Reservations,Airtickets Dish & Mobile recharge,
*Pay Your Bills here: (Electricity,Telephone,Moblie etc.)

THIKRIWAL ROAD, QADIAN 143516

SONY LG intel hp Canon

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش: 2237-0471,2237-8468

2 Bed Rooms Flat

Independant House,All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : Deco Builders

Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد ربوہ

فون ریلوے روڈ 00-92-476214750

فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان 00-92-476212515

تقریر جلسہ سالانہ قادیان منعقدہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۲۰۰۹ء:.....................

اِسلامی جہاد کی حقیقت

(محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ، بھارت و مینجر بدر قادیان)

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا،
(المائدہ:۳۳)

ترجمہ: جس نے بھی کسی ایسے نفس کو قتل کیا جس نے کسی دوسرے کی جان نہ لی ہو یا زمین میں فساد نہ پھیلایا ہو تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ
عیسیٰ مسیح کر دے گا جنگوں کا التواء
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اُٹھائے گا

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ:۲۶)

جیسا کہ آپ سماعت فرما چکے ہیں کہ خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے ”اسلامی جہاد کی حقیقت“ جہاد کا نام سن کر فی زمانہ لوگ چونک پڑتے ہیں اور اپنے جان و مال اور اسباب کی فکر میں لگ جاتے ہیں حالانکہ یہ تصویر کا صرف ایک رُخ ہے جو محض اسلام کو بدنام کرنے کے لئے بعض نام نہاد مسلمان کہلانے والا مُلّاں اپیش کر رہا اور مغربی میڈیا اسے مزید مصالحہ لگا کر پیش کر رہا ہے۔ چنانچہ اس بناء پر جہاد یا جہادی کے لفظ سے موجودہ زمانہ میں قتل و غارت، فتنہ فساد، تشدّد و جبر کا ایک تصور ذہن میں آتا ہے۔ جبکہ یہ حقیقی جہاد نہیں ہے۔ اسلامی جہاد سے اس کا دُور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ اور جو شخص اس قسم کے جہاد کو اپنے ذہنوں میں پالے ہوئے ہے وہ سخت غلطی خوردہ ہے۔

قارئین کرام! اسلام صلح و آشتی کا مذہب ہے۔ قرآن مجید نے مذہب کی بنیاد دلیل اور برہان پر رکھی ہے۔ اور کسی قسم کے جبر و اکراہ کو رَوا نہیں رکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ
(بقرہ:257)

کہ دین میں اللہ نے ہدایت اور کفر کو ظاہر کر دیا ہے جو چاہے اللہ پر ایمان لائے اور اس کڑے کو مضبوتی سے پکڑ لے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے مکیّ دَور میں ہر قسم کی قربانی دی۔ دشمنوں کے تشدّد کو برداشت کیا ساری جائیدادیں اور اموال چھوڑ کر ترک وطن کرتے ہوئے ہجرت اختیار کی۔ اسی طرح آپ نے اپنے ماننے والوں کو تعلیم دی کہ صلح و امن کے ساتھ اسلام کے پیغام کو دوسروں تک پہنچائیں۔ جنگ و جدال اور زور زبردستی کی راہ کو اختیار نہ کریں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ اپنے پیارے آقا کے اس اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہے مگر اس صلح اور امن کے اصولوں کو اپنانے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت یعنی جماعت احمدیہ پر ”ترک جہاد“ اور ”تنسیخ جہاد“ کا فتویٰ صادر کیا گیا ہے۔

قارئین کرام! ہمارے نزدیک بھی جہاد کے بغیر ایمان کبھی کامل نہیں ہو سکتا۔ جہاد کی تعلیم مومن کی زندگی کے ہر لمحہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور تمام ضعف جو مسلمانوں کو پہنچا وہ جہاد میں سستی کرنے کا نتیجہ تھا پس جماعت احمدیہ جہاد کی ہرگز منکر نہیں، جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تنسیخ جہاد کا اعلان کیا۔ جہاد اسلام کا ایک جز ہے جو کسی صورت میں ترک نہیں کیا جا سکتا مگر اس کے باوجود یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مسلمانوں نے جہاد کا مفہوم قطعاً غلط سمجھ رکھا ہے جسے صحیح اسلامی جہاد نہیں کہا جا سکتا۔

مسلمان اسلام کے نام پر خوں ریزیاں، فساد اور غارت گری اور خودکش حملے کا نام جہاد رکھتے ہیں وہ حرص، طمع، نفسانیت اور ذاتی فوائد کی خاطر دشمنان اسلام کو قتل کرنے کا نام جہاد رکھتے ہیں۔ اور افسوس تو یہ ہے کہ وہ اس جہاد کو بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ بعض مسلمان یہ خیال بھی رکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے انحطاط کے دور میں 'امام مہدی' تشریف لائیں گے تو بھی شمشیر برہنہ لئے ہوئے ہونگے اور جملہ اہل مذاہب کو مسلمان بنائیں گے جو انکار کر دے گا اس کا سر قلم کر دینگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس باطل عقیدہ کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

ایسا گماں کہ مہدی خونی بھی آئے گا
اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائے گا
اے غافلو ! یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
باطل ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں

کون دیانت دار اور حقیقی مسلمان ہوگا جو اس قسم کے جہاد کو قابل نفرت اور لائق مذمت نہ قرار دے۔ یقیناً ہر سچا مسلمان اس قسم کے جہاد کو اسلام کے منافی اور اس کی توہین خیال کرے گا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں اور بہت سے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں وہاں یہ عظیم الشان خدمت بھی آپ نے کی ہے کہ جہاد کا صحیح مفہوم لوگوں کو ذہن نشین کرایا اور جہاد کی حقیقت لوگوں پر واضح کر دی۔

آپ نے دنیا کے سامنے قرآن مجید کی صداقت کو از سرِ نو پیش کیا اور بتایا کہ جہاد صرف کفار سے لڑائی کرنے کو نہیں کہا جاتا بلکہ کسی کام میں اپنی انتہائی قوت خرچ کرنے اور پھر اس کی تکمیل کے لئے پوری پوری کوشش کرنے کو بھی جہاد کہا جاتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں :

” جاننا چاہئے کہ جہاد کا لفظ جُہد کے لفظ سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں کوشش کرنا اور پھر مجاز کے طور پر دینی لڑائیوں کے لئے بولا گیا۔“
(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد)

عربی لغت کی مشہور کتاب حضور کے ان معنوں کی تائید کرتی ہے۔ چنانچہ تاج العروس جو مشہور عربی لغت کی کتاب ہے میں لکھا ہے :

” جہاد جُہد سے مشتق ہے اور جہاد کے معنی ہیں مشقت برداشت کرنا اور جہاد کے معنی ہیں کسی کام کے کرنے میں پوری طرح کوشش کرنا اور کسی قسم کی کوتاہی نہ کرنا۔“ (تاج العروس)

اسی طرح مشہور عالم دین امت کے بزرگ علامہ قسطلانی اپنی کتاب ارشاد الباری فی شرح البخاری میں لکھتے ہیں :

” جہاد جہد سے مشتق ہے اس کے معنی محنت و مزدوری کے ہیں یا جُہد سے مشتق ہے جس کے معنی زور اور طاقت کے ہیں ہاں اصطلاحی معنی جنگ کے ہیں۔“
(لسان العرب جلد ۴ صفحہ ۱۰۷)

کتب لغت کے مطالعہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ جہاد کے لفظی اور لغوی معنی لڑائی کرنا نہیں بلکہ حتی المقدور کوشش کرنا، مشقت کرنا، زور لگانا، غور و خوض کرنا، جوش نفسانی کے خلاف جنگ کرنا، اور ہمت سے کام میں مصروف ہونا وغیرہ جہاد کے معنی ہیں۔ جہاد کے اس وسیع مفہوم کو محض جہاد بالسیف تک محدود کر دینا ایک ظلم عظیم اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات پر بیجا تہمت لگانے کے مترادف ہے۔

قارئین کرام ! قرآن کریم ہمارے لئے کامل کتاب اور ابدی شریعت ہے اور کوئی مسلمان چاہے وہ کتنا بڑا عالم، ملاّ یا مولوی یا مفتی ہو فرمان خداوندی کے سامنے اس کے حکم اور فتووں کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ آیئے قرآن مجید سے جہاد کی حقیقت جاننے کی کوشش کریں اور پھر غور کریں کہ جس شخص پر قرآن مجید نازل ہوا ہے یعنی سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے جہاد کی آیات سے کیا مراد لیا ہے آج کل کے ملاّ مولوی یا مغربی میڈیا جس قتل و غارت کو اسلامی جہاد کی شکل میں پیش کر رہا ہے وہ نظریہ درست ہے یا قرآن مجید کے پیش کردہ حقائق جہاد کے تعلق سے کچھ اور ہیں؟

قارئین کرام! قرآن مجید اور احادیث کے مطالعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ جہاد کی چار بڑی قسمیں ہیں :

(۱) نفس کی اصلاح کے لئے شیطان کے خلاف جہاد
(۲) جہاد بالقرآن یعنی دعوت و تبلیغ
(۳) جہاد بالمال
(۴) جہاد بالسیف یعنی دفاعی جنگ

چنانچہ پہلی قسم کا جہاد جو نفس کی اصلاح کے لئے شیطان کے خلاف جہاد ہے اس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ۔
(عنکبوت:۷۰)

ترجمہ : وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم اُن کو ضرور اپنے راستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشتے ہیں۔

اس جگہ شیطان کے مقابلہ میں حق کی اشاعت اور خدا تعالیٰ کے احکام پر مستعدی سے سرگرم عمل رہنے کو جہاد سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس جلسہ سالانہ پر موجود تمام احمدی اور دیگر تمام دنیا میں بسنے والے احمدی اس جہاد میں بھرپور حصہ لیتے ہیں۔ اور دیگر مسلمانوں سے اللہ کے فضل سے آگے ہیں جس کا اعتراف غیر بھی کرتے ہیں جیسا کہ مفتی مقبول الرحیم صاحب روزنامہ ” مشرق“ ۲۴ فروری ۱۹۹۴ء میں لکھتے ہیں:-

” جماعت احمدیہ کے اندر اہل، باصلاحیت اور محنت کش افراد ہونے کا ایک سبب بلکہ اہم ترین سبب یہ ہے کہ اُنہوں نے پچھلی ایک صدی کے دَوران ہر سطح پر ہر قسم کے جھگڑوں اور اختلافات سے کنارہ کشی کا راستہ اختیار کر کے اپنی جماعت اور جماعت کے افراد کی اصلاح و فلاح کے لئے منصوبہ بندی کے ساتھ کوشش و محنت کی ہے۔“

احباب کرام ! جہاد کی دوسری قسم جہاد بالقرآن ہے اس جہاد سے مراد یہ ہے کہ اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دوسروں کے اصلاح کی بھی فکر کی جائے اور توحید کے قیام اور قرآنی تعلیمات کی اشاعت کی بھرپور کوشش کی جائے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ۔(فرقان:۵۳)

ترجمہ: پس تو کافروں کی بات نہ مان اور اس (یعنی قرآن کریم) کے ذریعہ سے اُن سے جہاد کر۔

قارئین کرام! یہ آیت سورۃُ الفرقان کی ہے اور سورۃُ الفرقان مکہ میں نازل ہوئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واضح اور صریح حکم کے باوجود مکی زندگی کے دَوران کبھی تلوار کو بے نیام نہیں کیا اور نہ کبھی کسی کو اس کی اجازت دی۔ پس وہ مولوی اور مُلّاں یا کٹّر پنتھی جو اسلامی جہاد سے مُراد صرف تلوار کا جہاد قرار دیتے ہیں اُن کے لئے یہ آیت کریمہ ایک تبر کا کام کرتی ہے۔ کیا ان حقائق کا اُن کے پاس کوئی جواب ہے؟ چاہئے تو یہ تھا کہ بقول اُن لوگوں کہ جہاد کا نام سُنتے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قریش مکہ پر ٹوٹ پڑتے اور جنگ شروع کر دیتے مگر ہمیں اُسوہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے برعکس نظر آتا ہے۔ آپ تلوار چلانے کی بجائے صبر، دعا،

بخشش، احسان اور ظلم کے مقابلہ پر عفو کی تلقین فرماتے ہیں۔ اور آپ نے اپنے حسن اخلاق سے بالآخر مخالف کے دلوں کی سرزمین کو فتح کیا۔

قارئین کرام! رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا جہاد تو آپ کی زندگی کی ابتداء سے لیکر اختتام تک جاری رہا اور غارِ حراء کی عبادت سے پروان چڑھا جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے آپ کو مقام نبوت اور پھر مقام خاتم النبیین سے سرفراز فرمایا۔ پس جماعت احمدیہ بھی اپنے پیارے آقا سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر چلتے ہوئے دیگر مسلمانوں سے بہت بڑھ کر صبر، دعا اور استقامت کے ساتھ جہاد بالقرآن پر عمل پیرا ہے۔ اور اس جہاد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔ چنانچہ قاضی محمد اسلم صاحب سیف فیروزپوری لکھتے ہیں:۔

”قادیانیوں کا بجٹ کروڑوں روپیوں پر مشتمل ہوتا ہے تبلیغ کے نام پر دنیا بھر میں وہ اپنے جال پھیلا چکے ہیں اُن کے مبلغین دُور دراز ملکوں کی خاک چھان رہے ہیں بیوی، بچوں اور گھر بار سے دُور قوت لایموت پر قانع ہوکر افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں، یورپ کے ٹھنڈے سبزہ زاروں میں آسٹریلیا، کینیڈا اور امریکہ میں قادیانیت کی تبلیغ کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں۔“

(بحوالہ ہفت روزہ اہل حدیث لاہور ۱۱ ستمبر ۱۹۹۲)

قارئین کرام! جہاد کی تیسری قسم جہاد بالمال ہے جس کے معنی ہیں اللہ کی راہ میں دین کی اشاعت کے لئے اپنے مال کو خرچ کرنا۔ قرآن مجید میں اس جہاد کا حکم اس طرح آتا ہے :

وَجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ (توبہ:۴۱)

اور اپنے مالوں اور جانوں کے ذریعہ اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس جہاد میں بھی ایک بے مثال مقام رکھتی ہے۔ مذاہب عالم کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے مالی قربانی کے میدان میں سال بہ سال ہمیشہ ترقی کی ہے۔ جماعت کا بجٹ اس بات پر گواہ ہے کہ ہر سال احمدیوں نے خدا کی راہ میں پہلے سے بڑھ چڑھ کر مال خرچ کیا ہے۔ ۲۰۰۹ء جو دُنیا میں مالی بحران کے لئے مشہور ہے اس سال بھی اللہ کے فضل سے احمدیوں نے جہاد بالمال کی اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔ چنانچہ احمدیت کے مخالفین اس بات کو کہنے پر مجبور ہوگئے ہیں کہ :

”ایک تجزیہ کے مطابق دُنیا میں موجود ہر قادیانی اپنی ماہوار آمدنی کا دس فی صد رضا کارانہ طور پر اپنے مذہب کی تبلیغ پر صرف کرتا ہے۔ کسی ہنگامی ضرورت پر خرچ کرنا اس کے علاوہ ہے۔“

(اداریہ حافظ عبدالوحید الاعتصام ۱۱ فروری ۲۰۰۰ء جلد ۵۲ صفحہ ۴)

جہاد کی چوتھی قسم جہاد بالسیف یا دفاعی جنگ ہے یعنی جب دشمن دینی اقتدار کو ختم کرنے اور دین کو برباد کرنے کے لئے دین پر حملہ آور ہو تو اس وقت دفاعی جنگ کو جہاد بالسیف کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ نِ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۔ (سورہ حج:۴۰-۴۱)

ترجمہ: وہ لوگ جن سے بلا وجہ جنگ کی جارہی ہو اُن کو بھی (جنگ کرنے کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور اللہ ان کی مدد پر قادر ہے (یہ وہ لوگ ہیں) جن کو ان کے گھروں سے صرف ان کے اتنا کہنے پر کہ اللہ ہمارا رب ہے بغیر کسی جائز وجہ کے نکالا گیا ہے۔

قارئین کرام! یہ ہیں جہاد کی وہ چار قسمیں جو قرآن مجید نے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کی ہیں مگر تنگ نظر مولوی صرف جہاد کی آخری قسم کو ہی حقیقی جہاد کہنے پر تلا ہوا ہے۔ حالانکہ سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ کے موقع پر جہاد بالسیف کے متعلق فرمایا کہ :

رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ۔

(کنزل العمال کتاب الجہاد فی الجہاد الاکبر من العمال جلد ۴ حدیث نمبر ۱۱۲۶۰)

یعنی ہم جہاد اصغر یعنی جنگ کے چھوٹے جہاد سے لوٹ کر جہاد اکبر یعنی اصلاح نفس کے بڑے جہاد کی طرف رواں دواں ہیں۔

ذرا غور فرمائیں کہ ایسی جنگ جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس شریک ہوں ایک ایسی جنگ جس میں صحابہ کرام جام شہادت پینے کو بے تاب ہوں اُس جنگ کے بارے میں حکمت و دانائی کے شہنشاہ کا یہ فرمانا کہ چھوٹا جہاد ہے اس جنگ کے مقابلہ پر جو انسان کو اپنے نفس کی اصلاح اور تربیت کے لئے ہر لمحہ کرنا پڑتی ہے۔ اور حقیقتاً وہی جہاد اکبر ہے جہاد کی سب سے کم ترین شکل کے واجب ہونے کے لئے بھی بزرگ علمائے کرام نے شرائط پیش کی ہیں۔ اہل حدیث فرقہ کے مشہور عالم دین اور راہنما سید نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں :

”جبکہ شرط جہاد کی اس دیار میں معدوم ہے تو جہاد کرنا سبب ہلاکت و معصیت ہوگا۔“

(فتاویٰ نذیریہ جلد ۳ صفحہ ۲۸۵)

مولوی ظفر علی خان ایڈیٹر اخبار زمیندار مندرجہ ذیل شرائط بیان کرتے ہیں :۔

(۱) امارت
(۲) اسلامی نظام حکومت
(۳) دشمنوں کی پیش قدمی وابتداء

(بحوالہ اخبار زمیندار ۱۴ جون ۱۹۳۴)

قارئین کرام! موجودہ زمانہ میں جہاد بالسیف کے واجب ہونے کی شرائط میں سے کوئی بھی شرط نہیں پائی جاتی۔ موجودہ زمانہ میں کوئی قوم مسلمانوں سے مذہبی بناء پر جنگ نہیں کر رہی۔ ہر طرف آزادی ضمیر و حریت عمل کا دَور دَورہ ہے۔ مسلمان ساری دنیا میں بڑی آزادی کے ساتھ اپنے دینی فرائض ادا کر رہا ہے۔ لیکن ان سب کے باوجود اگر جہاد بالسیف جہاد بالسیف کی رٹ لگانے والے علماء جہاد کرتے ہیں تو وہ اسلام کی ہتک کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اُٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اُس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو سال پہلے فرمادیا کہ مسیح موعود کے آنے پر تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔ ہماری طرف سے امن و صلح کاری کا جھنڈا بلند کیا گیا ہے۔“

(اشتہار چندہ منارۃ المسیح۔ صفحہ ۵)

قارئین کرام! آج مذہبی آزادی کے زمانہ میں بھی جہاد بالسیف کا نعرہ لگانے والوں کے لئے ضرورت تھی کہ خدا تعالیٰ کے مامور نے جس طرح دیگر غلطیوں کی اصلاح فرمائی تھی اس غلط عقیدے کی بھی اصلاح فرماتا۔ مگر ہائے افسوس امت مسلمہ پر کہ اس نے جہاد کے مسئلہ میں مامور زمانہ، حکم و عدل اور امام وقت کی آواز پر کان نہ دھرے اور مامور زمانہ پر تنسیخ جہاد کا الزام عائد کر دیا اور امام وقت پر اور ان پر ایمان لانے والوں پر اپنے مزعومہ جہاد کی روشنی میں قتل و غارت گری شروع کردی۔ چنانچہ حضور کے صحابی خاص حضرت شہزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کو پتھر مار مار کر شہید کر دیا گیا۔ ان کا جرم صرف اتنا تھا کہ انہوں نے امام الزمان کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے جہاد بالسیف کی شرائط منفقود ہونے کی صورت میں جہاد بالسیف کا انکار کیا تھا۔ نادان مولوی خوش تھا اور دف بجا رہا تھا کہ اس کا نظریہ جہاد درست ہے مگر عرش کا خدا دیکھ رہا تھا کہ جس نظریہ کو مامور زمانہ نے بیان کیا تھا وہی درست ہے۔ چنانچہ ایک صدی کا عرصہ نہ گزرا تھا کہ وہی علماء جو جہاد بالسیف، جہاد بالسیف کا نعرہ لگاتے نہ تھکتے تھے وہ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ کو امریکہ میں ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر خودکش حملہ ہونے کے بعد اپنے نظریہ جہاد سے منکر ہونے لگے اور مسلمانوں کے علماء اور لیڈر کہنے لگے کہ ہم اس دہشت گردی اور جہاد کی مذمت کرتے ہیں اسلام اس کی بالکل اجازت نہیں دیتا۔ یہ نام نہاد علماء سادہ لوح مسلمانوں کو جنت کی لالچ دیکر بے وقوف بناتے ہیں۔ خود جنت حاصل کرنے کے لئے تیار نہیں۔ گزشتہ عرصہ میں اس وقت کے جرنیل پرویز مشرف نے جب لال مسجد جو کہ جہادیوں کا گڑھ بنی ہوئی تھی پر حملہ کر دیا تو ملا غازی جو جہادیوں کا سربراہ تھا خود جنت میں نہ جاکر بیمار آنٹی بن کر بھاگ رہا تھا۔ یہ ہے ان ملاّؤں کا دین و ایمان۔ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم ۔

قارئین کرام! جیسا کہ میں ذکر کر چکا ہوں کہ اسلام صلح اور آشتی کا مذہب ہے اسلام میں موجودہ زمانہ میں جہاد بالسیف کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس وقت جہاد بالسیف کی شرائط مفقود ہیں۔ یہ وہ تعریف تھی جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ایک صدی قبل کی تھی اور جہاد کی اس تعریف پر اس وقت کے علماء جماعت احمدیہ کو کافر قرار دیتے تھے مگر اب یہی علماء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نظریہ جہاد کی تائید کر رہے ہیں چنانچہ جماعت کے ایک کٹر مخالف ڈاکٹر طاہر القادری کا حالیہ فتویٰ اس بات کی شہادت ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری پاکستان عوامی تحریک اور منہاج القرآن کے سربراہ ہیں وہ اپنے فتویٰ میں جو ۱۵۰ صفحات پر مشتمل ہے، میں لکھتے ہیں :۔

”خودکش حملے اسلام میں جائز نہیں بلکہ یہ کفر ہے۔ بے گناہ شہریوں کا قتل اور دہشت گردی اسلام کے اصولوں سے انحراف ہے جبکہ اسلامی ریاست کے خلاف مسلح جدجہد بغاوت کے زمرے میں آتی ہے۔“

(اخبار ہندسماچار، جالندھر ۸ دسمبر ۲۰۰۹)

قارئین کرام! کیا طاہر القادری کا یہ فتویٰ اس بات کی گواہی نہیں دیتا ہے کہ اس کے آباء و اجداد علماء کرام جو جہاد بالسیف جہاد بالسیف کے فتوے دیتے تھے وہ درست نہیں تھے اور سچی بات وہی تھی جو مامور زمانہ نے بیان کی تھی کہ :

”اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اس زمانہ میں اور اس ملک میں جہاد کی شرائط مفقود ہیں ...... امن اور عافیت کے دور میں جہاد نہیں ہوسکتا۔“

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۸۲)

میں تو آیا اس جہاں میں ابن مریم کی طرح
میں نہیں مامور از بحرِ جہاد کارزار

قارئین کرام! آج جس دَور سے ہم گزر رہے ہیں وہ تلوار کے جہاد کا دَور نہیں بلکہ اشاعت و اقامت دین کے جہاد کا دَور ہے اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا :

یہ حکم سُن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اُٹھائے گا
تم میں سے جس کو دین و دیانت سے ہے پیار
اب فرض اس کا ہے وہ دل کر کے استوار
لوگوں کو یہ بتائے کہ وقتِ مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام و قبیح ہے
ہم اپنا فرض دوستو! اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائے گا خدا

لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اب جماعت احمدیہ جہاد بالسیف کی قائل نہیں ہے اور یہ حکم بالکل ہی منسوخ ہوگیا ہے بلکہ جب بھی مخالفین، اسلام کو مٹانے کے لئے طاقت استعمال کریں گے اور ہتھیار اُٹھائیں گے تو جماعت احمدیہ اس وقت ان کے دفاع میں ظاہری تلوار کے جہاد میں بھی حصہ لے گی۔ انشاء اللہ۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

لاہور کی احمدیہ مساجد پر دہشت گردانہ حملوں کے متعلق پاکستانی قلمکاروں کی آراء

فرقہ واریت اور سیاسی رویّے

جناب سید سبط حسن گیلانی صاحب اپنے کالم ''دست بریدہ'' میں لکھتے ہیں :

۲۸ مئی ۲۰۱۰ء کی سہ پہر حضرت میاں میر، سید علی ہجویری، شاہ حسین اور استاد دامن کے شہر لاہور کے درودیوار کو ایک مرتبہ پھر بے گناہوں کے خون سے رنگین بنادیا گیا۔ پل بھر میں سو کے قریب جیتے جاگتے انسانوں کو موت کی نیند سلادیا گیا ۔ کتنے گھر برباد ہوئے ،کتنی گودیں اجڑیں ، کتنے سہاگ لُٹے ،کتنی امنگوں ، آرزوؤں اور اُمیدوں نے دم توڑا۔ اس کا حساب شاید کوئی نہ دے سکے۔

پنجاب کی بیٹی امرتا پریتم بھی مرگئی ۔ اگر زندہ ہوتی تو شاید ایک مرتبہ پھر وارث شاہ کو آواز دیتی کہ اُٹھ اپنے پنجاب اور اس کے دل لاہور کو دیکھ اور اس کے زخموں کا حساب کر اور کوئی نوحہ لکھ ۔ ۱۹۴۷ء میں لاہور اجڑا، بیلا لاشوں سے اٹا اور چناب لہو رنگ ہوا۔ آج پھر مناواں اور گڑھی شاہو کے گڑھے خون سے سیراب ہوئے ۔ اس وقت بھی خون خرابے اور فساد کی بنیاد تھی۔ سو آج بھی وہی ہے۔ ''عقیدے کا اختلاف'' ۔ آج جن سو کے قریب لوگوں کے خون کی ندی بہی، ان کا قصور یہ تھا کہ وہ ایک ایسی جماعت سے تعلق رکھتے تھے جس کا عقیدہ دوسروں کے عقیدے سے میل نہیں کھاتا تھا اور اس جرم کی بنا پر ان کی اپنی سرزمین کو ان پر تنگ کردیا گیا اور جینے کا حق چھین لیا گیا۔ نئی نسل کو کچھ حقائق سے روشناس کروانے کے لئے تھوڑا ماضی میں جھانکتے ہیں ۔ اگرچہ نصف یا پوری صدی کا عرصہ قوموں کی تعمیر وترقی کے لئے بڑے معنی رکھتا ہے لیکن ہم تو سوئے ہوئے محل کی طرح ٹھہرا ہوا سماج اور لاعلمی و بے حسی کی وجہ وہ چٹان ہیں جن پر وقت کوئی اثر نہیں ڈالتا، بس دبے پاؤں گزر جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد فروری ۱۸۳۵ء میں ایک زمیندار خاندا میں پیدا ہوئے ۔ آپ کو شروع ہی سے دینی علوم سے شغف تھا ۔ انیسویں صدی کی آٹھویں دہائی میں عیسائی تبلیغی مشن اور ہندوؤں کی آریہ سماج تبلیغی سرگرمیوں کے بالمقابل اسلامی نقطۂ نظر پر مبنی مذاکروں اور مناظروں کی وجہ سے آپ کو ایک اسلامی سکالر کی حیثیت سے شہرت حاصل ہوئی اور اسی دَور میں آپ کی تصنیف ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کو بھی مذہبی حلقوں میں خاصی پذیرائی ملی ۔ اسی دوران معروف مذہبی سکالر اور دانشور مولوی چراغ علی کے ایما پر براہین احمدیہ لکھی۔ (براہین احمدیہ کی تصنیف میں مولوی چراغ علی کا کوئی دخل نہیں-ناقل) مارچ ۱۸۸۲ء میں مرزا غلام احمد نے خود پر الہام کا دعویٰ کیا اور ۱۸۹۰ء تک خود کو مثیل مسیح اور امتی نبی کی حیثیت سے اپنے مریدین کو دعوت بیعت دیتے رہے۔

۱۹۰۱ء میں انہوں نے ''ایک غلطی کا ازالہ'' کے نام سے ایک اشتہار شائع کیا جس میں آپ کا مؤقف بے حد متنازع سمجھا جاتا ہے ۔ پہلے ہی کچھ علمائے اسلام آپ کے خلاف فتوے جاری کررہے تھے اب مزید تُندی وتیزی کے ساتھ آپ کے خلاف مہم چلائی جانے لگی۔ اسی سال یعنی ۱۹۰۱ء (درست ۱۸۸۹ء ہے-ناقل) میں جماعت احمدیہ کو ایک الگ فرقہ ظاہر کیا گیا۔

مئی ۱۹۰۸ء میں لاہور میں آپ کا انتقال ہوگیا ۔ اس نئی تحریک کو مرزا صاحب کی زندگی میں ہی خاص تائید حاصل ہوگئی تھی اور متعدد ذی اثر لوگ اس میں شامل ہوگئے تھے ۔ آئندہ کے تقریبًا تین عشروں تک معمول کی فتوے بازی، نوک جھونک اور جلسے جلوسوں کا سلسلہ بھی جاری رہا لیکن کسی بڑے اور منظّم فتنے یا شورش نے سر نہیں اُٹھایا تاوقتیکہ پاکستان کا قیام عمل میں آگیا۔

اب مناسب ہوگا، اگر احرار کے ماضی پر بھی ایک نظر ڈال لی جائے ۔ قوم پرست مسلمانوں کے ایک گروہ نے کانگریس سے علیحدگی اختیار کر کے ۴ مئی ۱۹۳۱ء کو لاہور میں ایک جلسہ منعقد کیا اور مجلس احرار کی بنیاد رکھی ۔ اسی سال کشمیر کے اندر مسلمانوں نے اپنے حقوق کے لئے آواز بلند کی اور اخبارات کے ایشو کو اُٹھانے پر ۱۳ جولائی ۱۹۳۱ء کو سرینگر میں ایک بلوہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہاں شورش پیدا ہوتی ہے اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے جو کشمیری مسلمانوں کے حقوق کے لئے جدوجہد کرنے کا اعلان کرتی ہے ۔ جس میں علامہ اقبال ، نواب سر ذوالفقار علی خان ، خواجہ حسن نظامی اور مرزا بشیر الدین محمود احمد جیسے اکابرین شامل ہوتے ہیں ۔ اس کمیٹی کے جنرل سیکرٹری بھی ایک احمدی عبدالرحیم درد منتخب ہوئے۔

احرار چونکہ احمدیوں کے خلاف تھے ۔ اس کمیٹی میں امام جماعت احمدیہ کی شمولیت کی وجہ سے انہوں نے اپنے طور پر علیحدہ کشمیری مسلمانوں کے حق تحریک چلانے کا اعلان کیا اور ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو مولانا مظہر علی اظہر ایک سو رضا کاروں کا جتھا لے کر ڈرامائی انداز میں علاقہ جموں میں داخل ہوئے جس کی وجہ سے جماعت احرار کو نمایاں ہونے کا موقع ملا۔ احراری اگرچہ ۱۹۳۱ء میں کانگریس سے الگ ہو گئے تھے لیکن وہ تقسیم تک برابر کانگریس سے ساز باز کرتے رہے ۔ مجلس احرار کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس ۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو دہلی میں منعقد ہوا جس میں قیام پاکستان کی تجویز کو ناپسندیدہ قرار دیا گیا اسی دوران احراری لیڈروں نے مجوزہ سیاست پاکستان کے خلاف دُشنام طرازی کا وطیرہ جاری رکھا ۔ ۲۰ نومبر ۱۹۴۰ء کو احراری لیڈر مولانا داؤد غزنوی کا ایک بیان اخبارات میں شائع ہوا کہ مجلس احرار کو دوبارہ کانگریس میں ضم کردیا جائے گا ۔ یہ وہ دور تھا جب محمد علی جناح قائد اعظم کی حیثیت سے مسلمانوں کے متفقہ لیڈر تسلیم کئے جاچکے تھے اور احرار قائد کی ذاتی وسیاسی زندگی کو مسلسل تضحیک کا نشان بنائے رکھتے ہیں۔ ان کی توہین کا کوئی موقع ضائع نہیں کیا جاتا۔

بعد میں ۱۹۵۳ء والے فسادات کے بعد قائم ہونے والے عدالتی کمیشن کے سامنے مولانا اظہر علی اظہر نے نہایت خیرہ چشمی کے ساتھ اس بات کا اعتراف کیا کہ وہ محمد علی جناہ کے بارے میں آج بھی اپنے خیالات پر قائم ہیں ۔ ۱۹۴۶ء میں احراری جماعت نے مسلم لیگ کے مدّمقابل انتخابات میں بھی حصہ لیا لیکن شکست سے دوچار ہوئے ۔ ۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان احراری جماعت کے لئے مایوسی کا پیغام لے کر طلوع ہوا کیونکہ اسے سیاسی شکست ہوئی تھی۔

..................................(جاری)

(روزنامہ ''آج کل'' ۲ جون ۲۰۱۰)

سلام ''شہیدانِ لاہور'' پر !!

مِرے شہیدو! تمہیں مبارک ہوں
جام شیریں شہادتوں کے
یہ لذّتوں سے بھرے پیالے
جو تم نے بڑھ کر اُٹھالئے ہیں
تمہارے حصے کے جام تھے یہ
تمہیں نے پینے تھے یہ پیمانے
ضعیف ماؤوں پہ آفریں ہوکہ
ان کی گودوں کے لاڈلوں پہ
شہادتوں کی رِدا پڑی ہے
تمہارے دشمن کی برچھیاں
تھک کے ٹوٹ جائیں گی
میرے پیارو !!
مگر نہ ٹوٹے گا عزم اُن کا
کہ جن کے سینوں کے زخم
مثلِ گلاب بن بن مہک رہے ہیں
کہ جن کے ماتھوں کے خوں کے قطرے
بہشتی شبنم بنا رہے ہیں
مِرے عزیزو، مِرے شہیدوں
کے پاس جاکر، پیام دینا
پیام دینا کہ اُن کی خاطر
ہزار آنکھیں برس رہی ہیں
پیام دینا ......!!
تمہی ہو ، شاید وہ دو دیوانے
جو راہِ اُلفت میں کامراں ہیں
مرے پیاروں کے ان پیاروں
کو ہو تشفی کہ ان کی خاطر
عرش کے معمار بُن رہے ہیں
سنہری تاروں سے کہکشائیں
مِرے شہیدوں کے پھول بچوں کی
خشک آنکھو ! ابھی نہ بہنا
ابھی نہ بہنا ...... !!
کہ ان کے سینوں پہ جھلملاتے
شہید بابا کے پھول ہوں گے
ابھی نہ بہنا، کہ یہ وہ غنچے
ہیں جن کی خوشبو سے، اس وطن میں
دمن دمن ہوگی شادمانی
چمن چمن آئیں گیں بہاریں

مِرے شہیدوں کی دُلہنوں کو
سلام پہنچے بدیسیوں کا
سلام پہنچے، کہ اپنے مرجھائے دل پہ
مسکاں کے ٹھنڈے ٹھنڈے سے پھاہے رکھ لو
تمہاری آغوش میں، شہیدوں کی
بیش قیمت نشانیاں ہیں
انہیں رضاؤں کی کھاد دینا
تمہارے عارض پہ پھر سے اک دن
کھلیں گیں راحت کی شوخ کلیاں
تمہاری آنکھوں کے خواب پھر سے
بُنیں گے تعبیر زندگی کی
اے مرے شہر کے، عظیم لوگو!
تمہارے صدقے ! تمہارے واری !
تمہاری تشبیہ دوں تو کس سے
چٹان ہو یا، ہو آہنی در
مثال کیونکر بنا سکوں گی
مرے شہر کے عظیم لوگوں
کی ریت ہے بس مہماں نوازی
مگر عزیزو ......!!
تمہارے حصے میں اب جو مہمان آرہے ہیں
یہ آبگینے ہیں، آبگینوں
کو دونوں ہاتھوں میں تھام لینا
تھکیں نہ کاندھے، جھکیں نہ کمریں، بہیں نہ آنکھیں
بہیں نہ آنکھیں مِرے عزیزو !
یہی ہے ان کی مہماں نوازی
میں جانتی ہوں ، میں جانتی ہوں
تمہارے ہونٹوں کی خامشی میں
بہت سے طوفاں چھپے ہوئے ہیں
مگر یہ طوفان وہ نہیں ہیں
جو ظلم کی آندھیاں اُڑائیں
یہ وہ رواں سیل ہے کہ جن میں
محبتوں کے، عقیدتوں کے
دیئے جلے ہیں
محبتیں ہوں گی ہر کسی سے،
مگر نہ نفرت کے پیام ہوں گے

(نبیلہ رفیق فوزی ۔ ناروے)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ مارچ واپریل 2010ء کی مختصر رپورٹ

مسجد بشارت پیدروآباد سپین میں ورود مسعود اور احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال۔

لائبریری ونمائش کا معائنہ۔خطبہ جمعہ۔انفرادی وفیملی ملاقاتیں۔تقریب بیعت

جذبات کا احترام ایک ایسا خلق ہے جو معاشرے میں محبت اور پیار پھیلانے اور امن کی ضمانت بن جاتا ہے

جلسہ سالانہ سپین کے اختتامی خطاب میں اسلامی تعلیم اور آنحضرتؐ کے اسوۂ حسنہ کے حوالے سے مختلف اخلاقِ حسنہ کے اپنانے کی نہایت مؤثر نصائح

مسجد بشارت کے مضافاتی علاقہ اور قرطبہ اور دریائے وادی الکبیر کے منبع کی سیر

(سپین میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ:منیر احمد جاوید۔پرائیویٹ سیکرٹری)

جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے کہ 29 مارچ 2010ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 9 بجکر 20 منٹ پر فرانس اور سپین کے بارڈر سے 5 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہوٹل اطلیہ میں قیام کے لئے ورود فرما ہوئے اور کچھ ہی دیر کے بعد ہوٹل کے ایک ہال میں نماز مغرب وعشاء پڑھانے کے لئے تشریف لائے۔نمازوں کے بعد حضورِانور نے طلوع آفتاب اور نمازِ فجر کے ٹائم کے متعلق پوچھا۔جس پر آپ کو بتایا گیا کہ سورج نکلنے سے ایک گھنٹہ بیس منٹ پہلے فجر کا ٹائم رکھا گیا ہے۔حضورِانور نے ارشاد فرمایا کہ نماز کا ٹائم طلوعِ آفتاب سے ایک گھنٹہ تیس منٹ پہلے ہونا چاہیئے ۔حضورِانور نے فرمایا جوں جوں مشرق کی طرف بڑھتے جائیں فرق پڑتا جاتا ہے۔حضورِانور نے ایک مصری سکالر کی اوقاتِ نماز کے متعلق تحقیق کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس کی تحقیق کے مطابق بھی ایک گھنٹہ تیس منٹ ہی وقت ہونا چاہیے۔حضورِانور نے فرمایا اور میرے نزدیک بھی یہی صحیح ہے۔اس کے بعد حضورِانور نے اگلے دن روانگی کے وقت کے بارہ میں بتایا اور پھر ہوٹل کے اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے۔

30/مارچ 2010ء

30 مارچ کو صبح 6 بج کر 45 منٹ پر حضورِانور نے نمازِ فجر پڑھائی اور اس کے بعد ناشتہ کیا۔روانگی کے وقت سے قبل ہی حضور نیچے تشریف لے آئے اور کچھ دیر ہوٹل کے Reception Hall میں ٹھہرے۔اس دوران جلسہ سپین کے متعلق آپ نے دریافت فرمایا۔ نیز یہ بھی دریافت فرمایا کہ سفر کتنا لمبا ہے؟

بعد ازاں ساڑھے دس بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع قافلہ میڈرڈ کے لئے روانہ ہوئے جبکہ ابرِ رحمت برس رہا تھا۔راستہ میں ایک جگہ مختصر سے قیام کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ ساڑھے تین بجے محترم کرم الٰہی ظفر صاحب کے بیٹے مکرم فضل الٰہی قمر صاحب کے گھر پہنچے۔کچھ دیر بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قریب ہی واقع ایک ہال میں تشریف لا کر نمازِ ظہر وعصر پڑھائیں اور پھر واپس ان کے گھر تشریف لے جا کر دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔4 بج کر 50 منٹ پر حضورانور مع قافلہ وہاں سے پیدروآباد کے لئے روانہ ہوئے جہاں جماعت احمدیہ سپین کا ہیڈکوارٹر اور مسجد بشارت سپین واقع ہے۔

سپین جنوب مغربی یورپ میں موجود ایک پارلیمانی بادشاہت ہے۔آئبیرین جزیرہ نما (Iberian Peninsula) کا بیشتر حصہ سپین نے گھیرا ہوا ہے۔سپین کے قریباً 97٪ شہری رومن کیتھولک عیسائی ہیں جو کہ 1978ء تک سپین کا سرکاری مذہب تھا۔1978ء کے آئین میں یہ واضح کیا گیا کہ آئندہ سے سپین کا کوئی سرکاری مذہب نہ ہوگا۔2007ء کے اندازے کے مطابق یہاں قریباً تین لاکھ مسلمان بھی بستے ہیں۔سپین نے پچھلی چار دہائیوں میں صنعتی لحاظ سے بہت ترقی کی ہے۔زیادہ تر آبادی زراعت پیشہ ہے۔معلوم تاریخ کے مطابق قریباً 1000 ق م میں جزیرہ نما آئبیریا پر شمال کی طرف سے سیلٹک (Celtic) قبائل حملہ آور ہوئے اور انہوں نے سپین کو اپنا مسکن بنایا۔اس کے دو صدیوں بعد فونیشیا اور پھر یونانی فاتحین نے سپین کے ساحل پر اپنی نوآبادیاں قائم کیں۔فونیشنز کے بارہ مشہور ہے کہ سپین یا ہسپانیہ کا نام انہوں نے ہی رکھا تھا۔جس کا مطلب ہے ”ایک دور دراز کا علاقہ“ یا ایک ”پوشیدہ زمین“۔رومی عہد حکومت میں اس علاقہ میں عیسائی مذہب کی اشاعت ہوئی۔پانچویں صدی عیسوی کے اوائل میں یہاں ونڈال (Vandals) اور وسی گاتھ (Visigoths) قبائل نے خوب خون ریزی کی اور بالآخر گاتھ قبائل نے ونڈال قوم کو افریقہ کی طرف دھکیل دیا۔یہ قوم آٹھویں صدی کے اوائل تک حکمران رہی اور 19 جولائی 711ء کو سپین کے آخری بادشاہ روڈرک کو مسلمان سپہ سالار طارق بن زیاد نے فیصلہ کن شکست دے دی۔

اموی سلطنت کے انتشار پر سپین کئی چھوٹی چھوٹی اسلامی ریاستوں میں بٹ گیا تھا۔ان کی باہمی چپقلش سے فائدہ اٹھا کر شمال کی عیسائی ریاستوں نے 1250ء تک طلیطہ،قرطبہ اور اشبیلیہ پر قبضہ کر کے عربوں کو جنوبی سپین کی طرف دھکیل دیا،جہاں سیرانواڈا (Sierra Nevada) کے پار ایک چھوٹی سی مملکت غرناطہ 1492ء تک مسلمانوں کا آخری حصار بنی رہی۔

مسلمانوں کے نکلنے کے ساتھ ہی عیسائی حکومت نے یہودیوں پر بے تحاشا ظلم کئے اور انہیں جبراً عیسائی بنایا۔جو لوگ بچ گئے انہیں جلاوطن کر دیا گیا یا قتل کر دیا گیا۔اس کے بعد مسلمانوں پر بھی ایسے ہی مظالم توڑے گئے اور اگلے پچاس برسوں میں سپین میں کوئی ایک بھی مسلمان نہ بچا۔عیسائی حکومت نے مسلمانوں کی تمام عمارات منہدم کروا دیں اور صرف چند ایک ان کی بربریت سے بچ پائیں جن میں سے مسجد قرطبہ کو تو گرجا کی شکل دے دی گئی اور الحمراء کا محل بند کر دیا گیا جو 480 سال بند رہا اور پھر 1974ء میں حکومت نے اسے سیاحوں کے لئے کھولا۔

جماعتِ احمدیہ کو سپین میں تقریباً 750 سال کے طویل عرصہ کے بعد اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے دور میں خلافت ثالثہ کے عہد با سعادت میں پیدروآباد کے مقام پر مسجد بنانے کی توفیق ملی اور 9 اکتوبر 1980ء کو وہ ساعتِ سعد آئی جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنے دستِ مبارک سے نہایت متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ اس کا سنگِ بنیاد رکھا اور اسے ”مسجد بشارت“ کے نام سے موسوم کیا۔پیدروآباد میڈرڈ سے قرطبہ جانے والی شاہراہ پر قرطبہ سے 34 کلومیٹر پہلے واقع ہے۔قطعہ مسجد کے دونوں اطراف سے سڑکیں گذرتی ہیں اور بلند مقام پر واقع ہونے کی وجہ سے مسجد کے سفید مینار دور سے دکھائی دیتے ہیں۔بلاشبہ جماعتِ احمدیہ کی یہ مسجد اس خطّہ میں اسلام کے احیائے نو کے اس عظیم الشان انقلاب کا پیش خیمہ ہے جس کا ظہور خدا تعالیٰ کا منشاء اور اسکی اٹل تقدیر ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس کے سپین میں ورود کی خوشی میں مسجد بشارت کو خوبصورت اور رنگا رنگ جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔جھنڈیوں پر اھلاً وَ سھلاً وَ مَرحبا،خوش آمدی نیک آمدی،جی آیاں نوں،خلافت زندہ باد،جلسہ سالانہ سپین زندہ باد اور دیگر خیر مقدمی دعائیہ کلمات پرنٹ تھے۔مختلف جگہوں پر بینرز آویزاں کیے گئے تھے اور مسجد کے باہر دو خوبصورت گیٹ بھی بنائے گئے تھے۔مسجد اور درختوں پر چراغاں کیا گیا تھا۔مرد،عورتیں،بچے اور بچیاں گروپس کی صورت میں مختلف جگہوں پر کھڑے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کا شدّت سے انتظار کر رہے تھے۔30 مارچ 2010ء کو منگل کی شام حضورِانور کا قافلہ رات 8 بج کر 45 منٹ پر مسجد بشارت پیدروآباد پہنچا۔جونہی حضورانور کی گاڑی مسجد کے احاطہ میں داخل ہوئی تو حاضرین نے فلک شگاف نعروں سے استقبال کیا ۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جب گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مکرم ملک طارق محمود صاحب مربی سلسلہ وافسر جلسہ گاہ نے حضورِانور کا استقبال کیا اور عزیزم تحسین احمد ابن کلیم احمد صاحب مربی سلسلہ نے حضورِانور کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔

اس کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ مَردوں کی طرف تشریف لائے اور دستِ مبارک بلند کر کے احباب جماعت کو ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ“ کہہ کر سلامتی کی دعا سے نوازا۔اس دوران مکرم رانا مقصود احمد صاحب اور چند دیگر خدام پنجابی کی ایک نظم کو کورس کی شکل میں پڑھتے رہے۔پھر حضورِانور ایدہ اللہ ناصرات اور لجنہ اماء اللہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں ناصرات اور لجنہ نے حضور کا استقبال کیا۔9 بج کر 30 منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ مغرب اور عشاء کی نمازوں کے لئے مسجد بشارت تشریف لائے۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

31/مارچ 2010ء

31/مارچ 2010ء کو بدھ کے دن حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 7 بجے مسجد بشارت میں نمازِ فجر پڑھائی۔2 بج کر 30 منٹ پر آپ نمازِ ظہر وعصر کے لئے مسجد تشریف لائے۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے زوال کے وقت کے بارے میں دریافت فرمایا۔اور پھر واپس رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

لائبریری ونمائش کا معائنہ وہدایات

شام تقریباً 6 بجے کے قریب حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفاتر،لائبریری اور جلسہ سالانہ کے انتظامات کا جائزہ لیا۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جب Library & Exibition Hall میں تشریف لائے تو فرمایا کہ لائبریری بہت چھوٹی ہے

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

اور بہت کم کتابیں نظر آ رہی ہیں۔فرمایا: بعض چھوٹی چھوٹی جماعتوں نے بڑی بڑی لائبریریز بنائی ہوئی ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم امیر صاحب سپین سے مختلف کتابوں کے بارے میں پوچھا اور پھر ہدایت دی کہ آپکی جماعت کی اکثریت اردو بولنے والی ہے۔اس لئے تمام کتب سلسلہ اپنی لائبریری میں رکھیں۔قادیان سے بہت ساری کتابیں شائع ہوئی ہیں وہاں سے منگوائیں۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جن کتابوں کا سپینش ترجمہ ہو چکا ہے ان کو فوری شائع کروائیں۔فرمایا جب کسی کو تحفہ دیں تو پہلے قرآنِ کریم دینے کی بجائے ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' اور ''اسلام اور عصرِ حاضر کے مسائل'' جیسی کتابیں دیا کریں۔پھر دلچسپی کے مطابق قرآنِ کریم اور دیگر کتب بھی دی جا سکتی ہیں۔

اسکے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچن کی طرف تشریف لے گئے اور کھانا پکانے والے احمدی خدام سے باری باری پوچھا کہ وہ کیا کیا کام کرتے ہیں؟۔حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خادم سے پوچھا کہ کیا پکا رہے ہو؟۔خادم نے بتایا کہ حضور دال گوشت۔فرمایا کیا یہ سپینش ڈش ہے؟۔آلو گوشت تو سنا ہے لیکن دال گوشت نہیں سنا۔حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈائننگ ہال اور جلسہ گاہ اور مسجد سے ملحقہ عمارتوں کو بھی دیکھا اور امیر صاحب کو مختلف ہدایات دیں۔اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ دفتر تشریف لے گئے اور مسجد بشارت کی ملحقہ اراضی پر ہونے والی نئی تعمیرات کے سلسلہ میں محترم امیر صاحب سپین، احمدیہ آرکیٹکٹ ایسوسی ایشن کے لندن سے آئے ہوئے نمائندوں محترم چوہدری اعجاز احمد صاحب اور محترم عباس خانصاحب کے ساتھ اپنے دفتر میں میٹنگ کی اور انہیں مختلف ہدایات دیتے ہوئے مجوّزہ نقشوں کو بعض ترامیم کے ساتھ از سرِ نو تیار کر کے پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔دفتری امور سے فراغت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 9 بجے مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھائیں اور پھر رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

یکم اپریل 2010ء: یکم اپریل کو جمعرات کے دن حضورِ انور ایدہ اللہ اپنی رہائش گاہ میں ہی مختلف دفتری امور میں مصروف رہے۔نمازوں کے اوقات میں حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد بشارت تشریف لا کر نمازیں پڑھائیں۔

2/اپریل 2010ء:

خطبہ جمعہ: 2اپریل کو جمعۃ المبارک کے خطبہ سے جماعتِ احمدیہ سپین کا 25واں جلسہ سالانہ شروع ہوا۔حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے سے قبل مسجد بشارت کے احاطہ میں تشریف لیجا کر دوپہر دو بجے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ سپین کا جھنڈا مکرم مبارک احمد خانصاحب امیر جماعت احمدیہ سپین نے لہرایا۔اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔اور پھر 2 بج کر 5 منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ تشریف لے گئے جہاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کے ساتھ جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سپین میں رہنے والے احمدی یاد رکھیں کہ آپ اس ملک میں رہتے ہیں جہاں ایک زمانے میں مسلمان حکومت بھی تھی اور مسلمانوں کی کثرت بھی تھی۔آج بھی سینکڑوں سال بعد عظیم الشان عمارات، محلات اور مساجد میں عربی طرز میں لاَ اِلٰہ اِلا اللّٰہ محمدرسول اللّٰہ کے الفاظ کندہ نظر آتے ہیں۔فرمایا یہی وہ ملک ہے جہاں مسلمانوں کے دنیا میں پڑنے اور دین کی اصل کو بھلا دینے کی وجہ سے قدم قدم پر مسلمانوں کی داستانِ عبرت بکھری پڑی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ آخری فتح اسلام کی ہے اور اس کام کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور یہی کام آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی وجہ سے افراد جماعت کا ہے۔اگر ہم دنیا کی ہوس میں پڑ گئے اور ان ملکوں میں آکر ہمارا کام صرف دنیا ہی رہ گیا تو یہ اس عہدِ بیعت کے خلاف ہے جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا ہے۔

فرمایا: سپین میں رہنے والے احمدیوں کو قدم قدم پر ایسے نشانات ملتے ہیں جو انہیں ماضی کے دریچوں میں جھانکنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اپنے جائزے لینے کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ہر بڑی سڑک پر شہروں کے نام اور ہر شہر اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ بھی کبھی اسلامی شان وشوکت کے گہوارے ہوا کرتے تھے لیکن ان کو دولت کی ہوس، آپس کی سیاست اور دھوکے بازیوں، لہو ولعب اور عیاشیوں میں پڑنے کی وجہ سے قصہء پارینہ بننا پڑا اور ایک مسلمان ملک مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکل گیا۔آج اس کھوئی ہوئی عزت وعظمت کو جماعت احمدیہ نے قائم کرنا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی غلام بن کر دکھانا ہے۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں: شام 6 بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز باہر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔اور پھر 7 بج کر 10 منٹ پر دفتر تشریف لا کر مراکش، پرتگال اور سپین کی 20 فیملیز کے 83 افراد کو شرفِ ملاقات بخشا۔اسی طرح 24 افراد کو بھی انفرادی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ملاقاتوں سے فارغ ہو کر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 9 بجے مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھائیں اور پھر رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

3/اپریل 2010ء:

3اپریل 2010ء بروز ہفتہ نمازِ ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد مسجد بشارت پیدروآباد میں مندرجہ ذیل افراد نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔

۱۔ مکرم عمر بورگبہ صاحب (مراکش)، ۲۔ مکرم حسن رافال صاحب (مراکش)
۳۔ مکرم عبداللہ الطنوجی صاحب (مراکش)، ۴۔ مکرم محمد لیاقت علی صاحب (پاکستان)
۵۔ مکرم عمران علی صاحب (پاکستان)

اس مبارک موقع پر جلسہ میں شامل دیگر احمدیوں کو بھی تجدید بیعت کی توفیق نصیب ہوئی۔

جلسہ سپین سے اختتامی خطاب

5 بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ سپین کے اختتامی اجلاس کے لئے جلسہ گاہ تشریف لائے۔مکرم سید محمد عبداللہ ندیم صاحب (نائب امیر ومشنری انچارج سپین) نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔پھر مکرم ملک طارق محمود (مربی سلسلہ سپین) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام ''حمد وثناء اسی کو جو ذات جاودانی'' سے چند اشعار پیش کئے۔اس کے بعد حضور پرنور جلسہ سالانہ سپین کے اختتامی خطاب کے لئے ڈائس پر تشریف لائے تو احباب نے فرط جذبات سے مغلوب ہو کر نعرے لگانے شروع کیئے اس پر حضور نے فرمایا کہ جتنے نعرے لگانے ہیں ابھی لگا لیں کیونکہ آج میرا موضوع ایسا ہے کہ جس میں نعروں کی ضرورت نہیں ہوگی۔

پھر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد فرمایا کہ وہ شخص یا قوم جس نے ترقی کی منازل طے کرنی ہوں اس کے سامنے ایک مطمح نظر ہوتا ہے۔مسلمان جو خیرِ امّت ہیں ان کا کام صرف اپنا فائدہ دیکھنا نہیں بلکہ دوسروں کو فائدہ پہنچانا ہے اور فائدہ تبھی پہنچایا جا سکتا ہے جب اپنے پاس وہ سامان ہوں جو دوسروں کے لئے فائدہ مند ہوں۔فرمایا وہ اعلیٰ ترین خزانہ جس سے دوسروں کو فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے وہ نیکی کی باتیں اور اعلیٰ اخلاق ہیں۔حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ''وَلِکُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوْا الْخَيْرَاتِ۔'' ہر ایک شخص کا کوئی مطمح نظر ہوتا ہے جسے وہ اپنے پر مسلط کرتا ہے۔سو تمھارا مطمح نظر نیکیوں میں بڑھنا ہونا چاہیے۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خیر اور بھلائی کی ہر ایک قسم میں سبقت کرو اور زور مار کر سب سے آگے بڑھو۔حضورِ انور نے فرمایا کہ صرف امت میں رسمی طور پر شامل ہو جانے سے خیرِ امت کے فیض نہیں پہنچیں گے بلکہ ہر فردِ امت کو یہ فیض حاصل کرنے کے لئے فَاسْتَبِقُوْا الْخَيْرَات پر توجہ دینا ہوگی۔فرمایا جو شخص نیکیوں کو پھیلانے اور برائیوں کو روکنے کے لئے قدم آگے نہیں بڑھا رہا وہ خیرِ امت کا حصہ دار کس طرح بن سکتا ہے۔خدا تعالیٰ نے مومن کے لئے ایک کامل انسان کے عمل کو بطور نمونہ قائم فرما کر مسلسل کوشش کرتے چلے جانے کی طرف توجہ دلائی ہے۔حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بے شک ہر آگے جانے والا پیچھے رہنے والے کے لئے نمونہ ہے لیکن دونوں طرح کے لوگوں کے لئے آخری مثال انسانِ کامل حضرت محمد ﷺ ہیں۔حضور انور نے فرمایا یقیناً ایک عام مومن اس معیار تک نہیں پہنچ سکتا لیکن اس کے باوجود خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بلند ترین ٹارگٹ تم اپنے سامنے رکھو۔

فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی پیروی کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِی يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌرَّحِيْمٌ ۔تو کہہ دے کہ اے لوگو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا۔اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا پیار اس کے پیارے رسول ﷺ کی پیروی اور اتباع کے بغیر نہیں مل سکتا۔حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا کا محبوب بننے کے واسطے صرف رسول اللہ ﷺ کی پیروی ہی ایک راہ ہے اور کوئی دوسری راہ نہیں کہ تم کو خدا سے ملاوے۔فرمایا آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ وہ تعلیم ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر اتاری۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روزمرّہ کی گھریلو زندگی میں آجکل ایک بہت بڑا مسئلہ میاں بیوی کے تعلقات میں دراڑیں اور ناچاقیاں بنتا جا رہا ہے۔مرد اور عورت دونوں بے صبری کے نمونے دکھاتے ہیں۔لیکن مرد کو عورت پر فوقیت کے لحاظ سے برداشت اور حسنِ سلوک کا اظہار کرنا چاہیے۔فرمایا روایات میں آتا ہے کہ بعض دفعہ آپؐ کی ازواج آپ سے سخت الفاظ بھی کہہ دیتیں لیکن آپؐ ہنس کر ٹال دیتے۔فرمایا ایک دفعہ حضرت عائشہؓ سے فرمایا عائشہ! جب تم مجھ سے خفا ہوتی ہو تو مجھے پتہ لگ جاتا ہے۔حضرت عائشہؓ نے عرض کی یَا رسول اللہ! آپ کو کس طرح پتہ چلتا ہے؟ آپ انے فرمایا جب تم خوش ہوتی ہو اور کسی بات پر قسم کھانے کا معاملہ آجائے تو تم کہتی ہو ''محمدؐ کے رب کی قسم بات یوں ہے'' اور جب ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو ''ابراہیم کے رب کی قسم بات یوں ہے'' حضورِ انور نے فرمایا کہ آپ کو ان الفاظ سے ہی احساس ہو جاتا تھا کہ میری بیوی مجھ سے ناراض ہے اور پھر آپ اس ناراضگی کے سدِّ باب کی کوشش بھی فرماتے۔اسکے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے باہمی تعلقات اور حسنِ معاشرت کے بارہ میں چند احادیث پیش فرما کر نصیحت کی کہ ہمیشہ بیوی کی اچھی باتوں پر تمہاری نظر رہنی چاہیے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے تحمل اور برداشت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایک دفعہ ایک بدوی نے مال لینے کے لئے آپ کی چادر کو اس قدر کھینچا کہ آپ کی گردن پر نشان پڑ گیا لیکن آپ نے اسے سزا دینے کی بجائے مزید عطا کر دیا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس زمانہ میں تحمل کی اعلیٰ ترین مثال ہمیں آنحضرت ﷺ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں نظر آتی ہے۔فرمایا کہ ایک شخص آپ کو آپ کے صحابہ کے سامنے گالیاں دیتا چلا جاتا ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں کہ نہ خود اسے کچھ کہتے ہیں نہ کسی کو کہنے دیتے ہیں۔آخر وہ خود ہی تھک کر چلا جاتا ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جذبات کا احترام ایک ایسا خلق ہے جو معاشرے میں محبت اور پیار پھیلانے کی ضمانت بن جاتا ہے اور امن قائم کرنے کی بھی ضمانت بن جاتا ہے۔فرمایا ایک یہودی کی شکایت پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دیا کرو۔باوجود اس کے کہ آپ ﷺ موسیٰ علیہ السلام سے افضل ہیں۔آپ کا یہ کہنا صرف اور صرف جذبات کے احترام اور امن کے قیام کے لئے تھا۔فرمایا ہم چھوٹی چھوٹی باتوں پر دوسروں کے جذبات کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔دیکھنا چاہیے کہ کیا ہم حقیقی طور پر آنحضرت ﷺ کے متبع ہیں؟

فرمایا آنحضرت ﷺ کے انصاف کا معیار وہ تھا جس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔فرمایا جب ایک بڑے عرب خاندان کی عورت نے چوری کی اور اس کی معافی کی سفارش کی گئی تو فرمایا کہ تم سے پہلی قومیں اس لئے ہلاک ہوئیں کہ وہ بڑوں کا لحاظ کرتی تھیں اور چھوٹوں پر ظلم کرتی تھیں۔فرمایا خدا کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہ بھی یہ جرم کرتی تو میں اسے بھی سزا دیتا۔

حضورِ انور نے آنحضرت ﷺ کی صفت امانت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انتہائی خطرناک حالات میں بھی جب آپ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کی تو آپ کو ان امانتوں کی فکر تھی جو لوگوں نے آپ کے پاس رکھوائی ہوئی تھیں۔چنانچہ ان امانتوں کو آپ نے حضرت علیؓ کے سپرد کیا اور انہیں کہا کہ یہ ان کے مالکوں تک پہنچا کر آپ نے مدینہ آنا ہے۔

پابندیٔ عہد کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کے خلق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب بادشاہ روم نے آنحضرت ا کا تبلیغی خط ملنے پر ابوسفیان کو بلا کر آپ ا کے بارے میں پوچھا تو ابوسفیان نے بتایا کہ آج تک آپ انے ہمارے ساتھ کبھی بدعہدی نہیں کی۔

فرمایا یورپ والوں نے پچھلی کچھ دہائیوں سے عورتوں کو بعض حقوق دیے ہیں اور ان حقوق کے نام پر آج مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ حالانکہ آنحضرت ﷺ نے چودہ سو سال پہلے عورت کے حقوق قائم فرمائے۔ آپ نے اسے ورثہ میں حق دلایا۔ اسی طرح عورت کے مال کو اس کی ملکیت قرار دیا اور خاوند کو اس پر کسی قسم کے تصرف سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ کو عورتوں کے جذبات کا اس قدر احساس تھا کہ ایک دفعہ فرمایا کہ نماز کے دوران بچہ کے رونے کی آواز پر میں نماز جلد ختم کر دیتا ہوں کہ اس کے رونے کی وجہ سے اس بچے کی ماں کو تکلیف نہ ہو۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو جو آخری نصیحت کی اس میں فرمایا کہ عورتوں سے ہمیشہ حسن سلوک کرتے رہو۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمسایوں سے حسنِ سلوک معاشرے کی خوبصورتی کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اس سے محلوں، شہروں اور ملکوں میں امن قائم ہوتا ہے۔ اس بارہ میں بھی آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ہمسایہ سے حسنِ سلوک کی اس قدر تاکید کی ہے کہ مجھے خیال ہوا شاید ہمسایوں کو وارث قرار دیا جائے گا۔ یہ بھی فرمایا کہ ہمسائے کا اس قدر حق ہے کہ اگر وہ کسی مشترک دیوار پر کیل وغیرہ گاڑتا ہے اور تمہارا کوئی نقصان نہیں تو اسے نہ روکو۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مغرب میں قانون بنانے والے انسانی حقوق کے علمبردار بنے پھرتے ہیں لیکن ہمسائے کی ذرا ذرا سی بات پر ایک طوفان کھڑا کر دیتے ہیں۔

حضورِانور نے فرمایا معاشرے میں بھلائی کے لئے ایک بہت اہم چیز ایک دوسرے کے عیبوں کو چھپانا ہے۔ فرمایا کہ برائیوں کے اظہار سے برائیاں پھیلتی ہیں۔ فرمایا آج کل معاشرے کی اصلاح کے لئے جو فلمیں اور ڈرامے بنائے جاتے ہیں ان میں برائیوں کا خوب خوب اظہار کرنے کے بعد آخر پر تھوڑے سے حصہ میں یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ ان برائیوں کے کرنے کی وجہ سے برائی کرنے والوں کا بدانجام ہوا۔ فرمایا یہ انتہائی فضول اور لغو چیز ہے ایک لمبا عرصہ برائیوں کو دیکھ دیکھ کر نوجوانوں میں اس برائی کے کرنے کی زیادہ چاہت پیدا ہو جاتی ہے۔

فرمایا معاشرے کی ایک بہت بڑی بیماری سچ سے دوری ہے۔ فرمایا گھروں محلوں بازاروں اور کاروبار میں نیز ملکی سطح پر بھی ایک دوسرے سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے سچ سے دوری اور جھوٹ کا سہارا لیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کا سچ کا مقام اتنا اونچا تھا کہ غیر بھی آپ کو صدیق کہنے پر مجبور تھے۔ آپ نے فرمایا کہ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ کو جھوٹ سے زیادہ ناپسند اور قابلِ نفرین کوئی اور بات نہیں تھی۔ فرمایا سچ بولنا ایک ایسا اہم خلق ہے جو ایک احمدی میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہونا چاہیے۔

حضورِانور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے اسوہ پر چلنے کے لئے تو قرآن کریم کے سات سو حکموں بلکہ قرآن کریم کو اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔

فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''اگر کوئی گناہ کی زہر کھا چکا ہے تو محبت اور اطاعت اور پیروی کے تریاق سے زہر کا اثر جاتا رہتا ہے اور جس طرح بذریعہ دوا مرض سے ایک انسان پاک ہو سکتا ہے ایسا ہی ایک شخص گناہ سے پاک ہو جاتا ہے اور جس طرح نور ظلمت کو دور کرتا ہے اور تریاق زہر زائل کرتا ہے اور آگ جلاتی ہے ایسا ہی سچی اطاعت اور محبت کا اثر ہوتا ہے''

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے اسوہ کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کرنے والے بنیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں۔ آخر پر حضورِانور نے فرمایا اللہ تعالیٰ سب شاملینِ جلسہ کو اپنے خاص فضل اور رحم سے نوازتا رہے۔ اس جلسہ کی برکات سب پر ہمیشہ ظاہر ہوتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور امان میں سب اپنے اپنے گھروں کو لوٹیں اور ہمیشہ خدا تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد بتاتے ہوئے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ آئندہ جلسہ کی تعداد ہزاروں میں ہونی چاہیے۔ جلسہ کے اختتام پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد احبابِ جماعت نے دل کھول کر نعرے لگائے۔ خدام اور اطفال نے قصیدہ ''یا عین فیض اللّٰہ والعرفان'' کے چند اشعار پڑھے۔ اس کے بعد حضورِانور لجنہ کے جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں لجنہ اماء اللہ نے حضورِانور کی موجودگی میں نظمیں پڑھیں اور اپنے پیارے آقا کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں: جلسہ کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ شام 7 بجے ملاقاتوں کے لئے دفتر تشریف لائے تو سب سے پہلے حضورِانور ایدہ اللہ نے پیدروآباد کی ایک ہمسائی خاتون اور اس کے بیٹے کو ملاقات کا شرف بخشا۔ اس کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سپین میں متعین بنگلہ دیش کے سفیر جناب سیف الامین خانصاحب، ان کی اہلیہ محترمہ نسیم ھُدیٰ خانصاحبہ اور سیکرٹری جناب شفیع العالم صاحب سے ملاقات کی۔ یہ تینوں مہمان جماعت کی دعوت پر جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے تھے۔ انہوں نے جلسہ گاہ میں بیٹھ کر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کا سارا خطاب سنا اور ملاقات کے بعد مغرب وعشاء کی نمازیں حضورِانور ایدہ اللہ کی اقتداء میں پڑھنے کے بعد واپس تشریف لے گئے۔ بعدازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 22 فیملیز کے 78 افراد کو شرفِ ملاقات بخشا۔ اسی طرح 34 افراد کو انفرادی ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔

4/اپریل 2010ء

پیدروآباد کے مضافاتی علاقہ کی سیر: 4 اپریل کو حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد سیر کے لئے پیدروآباد کے مضافاتی علاقہ میں تشریف لے گئے۔ سیر کے دوران مکرم امیر صاحب سپین نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دو سیاحتی مقامات Torre de la Calahorra (قلعة الحرية) اور مدينة الزهراء کا ذکر کیا۔ آٹھویں صدی میں قرطبہ شہر کے پہلو میں آباد ہونے والے شہر مدينة الزهراء جس کو عبدالرحمان ثالث نے تعمیر کروایا تھا کے متعلق حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بادشاہ نے یہ شہر اپنی بیوی کے نام پر بنوایا تھا اور اس کی تعمیر میں ایک دن میں دس ہزار مزدور کام کرتے تھے۔

دورانِ سیر شکار کا ذکر ہوا اور امیر صاحب نے بتایا کہ اس موسم میں شکار پر پابندی ہے تو حضورِانور نے فرمایا کہ اس موسم میں ان کے پیٹ میں انڈے ہوتے ہیں اس لئے شکار نہیں کرنا چاہئے۔ پھر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس استفسار پر کہ یہاں کون سی فصل بوتے ہیں؟ مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ گندم اور جو۔ Todolivo کمپنی کے زیتون کے پودوں کو نئے طریقے سے لگانے کا ذکر آیا تو حضورِانور نے فرمایا کہ اس طریق کے مطابق پھر پودے قریب قریب لگائے جاتے ہیں اور اوپر سے انہیں کاٹتے رہتے ہیں۔ اس طرح پھل اتارنے میں بھی آسانی ہوتی ہے اور پھل بھی زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ حضورِانور نے فرمایا کہ مالٹے بھی یہاں مسلمانوں نے متعارف کروائے تھے۔

فرمایا کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد جب کچھ مسلمان مدینہ سے نکلے تھے تو وہ یہاں سپین آ کر آباد ہوئے تھے۔ یہاں کی زمین کو دیکھ کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ جہلم کی زمین کی طرح ہے۔ فرمایا کہ زیتون دل کے لئے بہت اچھی خوراک ہے۔ اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سٹاف سے دریافت کیا کہ کیا وہ Olive کا استعمال کر رہے ہیں؟ تو کسی نے عرض کیا کہ بعض دفعہ تو زیادہ ہی استعمال ہو جاتا ہے۔ فرمایا ایک وقت میں چھ (6) Olive کھایا کریں۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سپینش لوگ زیتون کا استعمال بہت کرتے ہیں لیکن پھر بھی یہاں دل کی بیماریاں ہیں۔ نیز فرمایا کہ جو دہی استعمال کرتے ہیں ان کا کولیسٹرول بھی ٹھیک رہتا ہے۔ اس سلسلہ میں حضورِانور ایدہ اللہ نے ذکر کیا کہ میکسیکو کے لوگ گوشت وغیرہ سب کچھ کھاتے ہیں لیکن باقاعدگی سے دہی استعمال کرنے سے انہیں کولیسٹرول کی شکایت نہیں ہوتی۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ کرنٹ لگنے سے ان کے چہرے پر داغ پڑ گئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے زیتون کا تیل لگانے کا ارشاد فرمایا تو اس کے استعمال سے داغ ختم ہو گئے تھے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح 11 بجے کے قریب اپنے پوتے عزیزم سعد سلمہ اللہ کے ساتھ باہر تشریف لائے اور مسجد کے ساتھ واقع گراسی پلاٹ میں دھوپ سے لطف اندوز ہوئے۔ حضور کو اس طرح بیٹھے دیکھ کر دوسرے بچے بھی حضورِانور کے اردگرد جمع ہو گئے۔ حضور نے فرمایا کہ دیکھیں کس طرح کبوتروں کی طرح بچے یہاں اکٹھے ہو گئے ہیں اور پھر بچوں سے ان کے نام اور والدین کے نام پوچھتے رہے۔ بچے حضورِانور سے خوب گھل مل گئے اور حضور بھی کافی دیر ان میں بیٹھے شفقتیں بانٹتے رہے۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں: حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2 بج کر 30 منٹ پر نمازِ ظہر وعصر پڑھائیں اور پھر 7 بجے سے 9 بجے تک ملاقاتیں فرمائیں۔ آج 31 فیملیز کے 90 افراد نے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ اسی طرح 33 افراد نے انفرادی طور پر بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ پھر نمازِ مغرب وعشاء پڑھانے کے بعد اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

5/اپریل 2010ء

سیر: سوموار 5 اپریل کو نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد بشارت پیدروآباد کے قریب ٦ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع بند (Presa de Adamuz) کی طرف سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ حضورِانور کے سٹاف کے علاوہ مکرم مبارک احمد خانصاحب (امیر جماعت احمدیہ سپین)، بعض مبلغین کرام اور چند دیگر احباب کو بھی حضورِانور کے ساتھ صبح کی سیر پر جانے کی سعادت ملی۔ حضورِانور کچھ دیر ذکرِ الٰہی میں مصروف رہے۔ بعدازاں پہاڑی پر واقع ایک ٹاؤن کو دیکھ کر حضورِانور نے مکرم سید محمد عبداللہ شاہ صاحب (مربی سلسلہ) سے دریافت فرمایا کہ اس ٹاؤن کا کیا نام ہے تو انہوں نے بتایا کہ اس کا نام Elcarpio ہے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سڑک کے ساتھ ساتھ بہتے ہوئے دریا کو دیکھ کر استفسار فرمایا کہ یہ پانی کہاں سے آتا ہے؟ مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ پہاڑوں سے نکلنے والے چشموں سے اور بارشوں سے۔ پانی کے نشانات دیکھ کر حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا دریا کا پانی یہاں اوپر تک آ گیا تھا؟ مکرم فضل الٰہی قمر صاحب نے کہا: جی حضور۔ اور بتایا کہ اس سال سپین میں بہت بارشیں ہوئی ہیں اور ایسی بارشیں 1947ء کے بعد اب ہوئی ہیں۔ حضورِانور نے فرمایا کہ اس سال یورپ میں جتنی سردی پڑی ہے وہ بھی حیرت انگیز تھی۔ مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ اس سال بارشوں کی وجہ سے فصلوں کو بہت نقصان پہنچا ہے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آئل فیکٹری کے پاس سے گزرتے ہوئے پوچھا کہ جب Olive لاتے ہیں تو اسکو کہاں رکھتے ہیں؟ مکرم سید محمد عبداللہ ندیم صاحب نے عرض کیا کہ پہلے وہ پلیٹ فارم پر رکھتے ہیں اور پھر Process کرتے ہیں۔

دریائی بند (Presa de Adamuz) پر پہنچنے کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر تک قدرت کے خوبصورت نظاروں سے لطف اندوز ہوتے رہے اور ساتھ ساتھ مکرم عمیر علیم صاحب کو مختلف نظاروں کی تصاویر اتارنے کی ہدایات بھی دیتے رہے۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ یہ پانی گدلا کیوں ہے؟ مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ اس پانی میں چشموں کے علاوہ بارشوں کا بہت سا پانی بھی شامل ہے اس لئے یہ زیادہ گدلا ہے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے زیتون کے پودوں کو دیکھ کر پوچھا کہ کیا نیچے گرا ہوا زیتون کا پھل استعمال کیا جا سکتا ہے؟ مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ ویسے تو استعمال نہیں کیا جاتا کیونکہ وہ گر کر خراب ہو جاتا ہے لیکن آئل کے حصول کے لئے اسے بھی اٹھا لیا جاتا ہے۔

قرطبہ کی سیر: تقریباً 9 بج کر 25 منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ سیر سے واپس تشریف لائے اور پھر 11 بج کر 50 منٹ پر دعا کے بعد قرطبہ کی سیر کے لئے روانہ ہوئے۔ حضور کے ساتھ قافلہ کے علاوہ مکرم امیر صاحب سپین، مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب، مکرم عبدا لصبور نعمان صاحب (مربی سلسلہ)، مکرم فضل احمد مجوکہ صاحب (مربی سلسلہ) اور چند خدام کو بھی جانے کی سعادت ملی۔ قرطبہ سپین کے علاقہ اندلس میں واقع ہے اور پیدروآباد سے 34

کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ 12بج کر10منٹ پر قافلہ قرطبہ پہنچا۔ پروگرام کے مطابق حضورِانور نے سب سے پہلے میوزیم(Torre de la Calahorra) کا وزٹ کیا۔ قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے یہاں یہ ذکر کرنا مناسب ہوگا کہ تحقیق کے مطابق یہ ٹاور رومن دور میں تعمیر ہوا لیکن اس کا زیادہ استعمال مسلمانوں نے کیا۔" ٹورے دی لا کلاؤرا " جس کو انگلش میں Tower of La Calahorra کہتے ہیں۔ لفظ Calahorra اصل میں عربی لفظ ’’ قلعۃ الحریۃ‘‘ سے بگڑا ہوا ہے۔ جس کا مطلب ہے’’ آزادی کا قلعہ‘‘۔ یہ ایک دفاعی گیٹ کے طور پر استعمال ہوتا رہا ہے اور اسکی موجودہ شکل چودھویں صدی عیسوی سے ہے۔ تاریخ کے مطابق جب عیسائی بادشاہ Fernando III نے قرطبہ شہر پر حملہ کرنا چاہا تو اس ٹاور کے اوپر ڈیوٹی پر موجود افراد کی وجہ سے شہر محفوظ رہا۔ اب یہ ٹاور بطور میوزیم استعمال ہو رہا ہے۔

Roger Garaudy جو محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کے گہرے دوست تھے۔ انہوں نے اس میوزیم کی بنا ڈالی اور پھر ان کی اہلیہ Salama نے کافی عرصہ تک اسکو چلایا۔ اس میوزیم میں Averroes, Alfonso X, Maimonides, Ibn Arabi کے مجسمے رکھے گئے ہیں جن کے حوالے سے شستہ انگریزی اور جرمن زبان میں کمنٹری کرتے ہوئے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی دورِ حکومت میں مسلمانوں، عیسائیوں اور یہودیوں سب کو مذہبی آزادی حاصل تھی اور سائنسدان ایک دوسرے کے ساتھ علومِ جدیدہ Share کرتے تھے۔

سپین کی مسلمہ تاریخ کے مطابق قرطبہ ایک وقت میں یورپ کا سب سے بڑا شہر تھا۔ پوری دنیا سے لوگ یہاں تحصیلِ علم کے لئے آتے تھے۔ یہیں سے مسلمانوں نے طب، فلسفہ اور فلکیات جیسے علومِ جدیدہ متعارف کروائے۔ محمد الگافقّی کا تعلق بھی قرطبہ سے تھا جنہوں نے پہلی دفعہ نظر کے لئے Lense کا استعمال کیا۔ سپینش میں عینک کو Gafas کہتے ہیں جوان کے نام کے ساتھ منسوب ہے۔ علامہ ابنِ حزم بھی قرطبہ ہی کے رہنے والے تھے۔

قرطبہ میں مسلمانوں کے دورِ حکومت میں پانی کی سپلائی کا بہت اچھا انتظام تھا۔ جب یورپ کے دوسرے علاقوں میں لوگ اندھیروں میں رہتے تھے تو اس وقت بھی قرطبہ کی گلیوں میں چراغوں کے ذریعہ سٹریٹ لائٹ کا انتظام تھا۔ گلیوں میں مالٹے خوشبو اور خوبصورتی کے لئے لگائے گئے ہیں اور یہ مسلمانوں کے دورِ حکومت میں سپین میں متعارف کروائے گئے تھے۔ مئی کے مہینے میں قرطبہ میں ایک میلہ ہوتا ہے جس میں لوگ اپنے اپنے گھروں کو سجاتے ہیں اور یہ طریق بھی مسلمانوں کے دورِ حکومت سے ہی چلا آرہا ہے۔

Torre de la Calahorra کے قریب ہی قرطبہ مسجد ہے جو اب بہت سی تبدیلیوں کے بعد قرطبہ کے چرچ کے طور پر استعمال ہو رہی ہے۔ مسجد کے محراب والی جگہ کے ستون اور آرک اصل شکل میں رہنے دی گئی ہے۔ مسلمانوں کے لئے اس مسجد میں کسی بھی جگہ نماز پڑھنا سخت منع ہے۔

Torre de la Calahorra کی سیر کے بعد ساڑھے بارہ بجے حضورِانور قافلہ کے ساتھ جامع مسجد قرطبہ کے صدر دروازہ کے بالکل سامنے واقع ایک ہوٹل Restaurante Bandolero میں تشریف لے گئے جہاں دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ کھانے کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد قرطبہ کے قریب واقع ایک قدیمی یونیورسٹی کو دیکھا۔ جو مسلم دورِ حکومت میں تعمیر ہوئی تھی اور دور دراز سے لوگ اس میں تحصیل علم کے لئے آیا کرتے تھے۔ یہ یونیورسٹی اب بھی قائم ہے اور اس میں تاریخ، فلسفہ اور مختلف زبانیں پڑھائی جاتی ہیں۔

یونیورسٹی کو دیکھنے کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ اس کے ملحقہ بازار " Zoco Artesano "میں تشریف لے گئے۔ سپینش میں Z کو S کے ساتھ بولا جاتا ہے گویا یہ بھی عربی کے لفظ ’’سوق ‘‘ سے نکلا ہے جس کے معنی بازار کے ہیں اس بازار میں اسلامی آرٹ کے مختلف نمونے فروخت کئے جاتے ہیں۔

4بج کر50 منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا قافلہ قرطبہ سے واپس پیدروآباد روانہ ہوا اور 5بج کر15 منٹ پر مسجد بشارت پہنچ گیا۔ 5بج کر30 منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمازِ ظہر وعصر پڑھائیں۔

فیملی ملاقاتیں: 7 بجے کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 4 فیملیز کے 17 افراد کو شرفِ ملاقات بخشا۔ اسی طرح 3 افراد کو انفرادی ملاقاتیں کرنے کی بھی سعادت ملی۔ 9 بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ مغرب وعشاء پڑھائیں اور پھر رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

6/اپریل 2010ء

6اپریل کو نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ پیدروآباد کے نواح میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ معمول کے مطابق آج بھی بعض احباب کو حضورِانور کی معیت میں سیر پر جانے کا موقع ملا۔ سیر کے دوران گندم کے ایک کھیت میں جڑی بوٹیاں دیکھ کر فرمایا کہ اس کا تو بُرا حال ہے۔ مربی صاحب نے بتایا کہ امسال بارشیں بہت زیادہ ہوئی ہیں جس کی وجہ سے یہ سارا علاقہ زیرِ آب آگیا تھا۔ رستہ میں ایک جگہ پر فیکٹری آئی تو دریافت فرمایا کہ یہ کس چیز کی فیکٹری ہے؟ عرض کیا گیا کہ یہ Caracol کی فیکٹری ہے یہاں پر Snails کی پیکنگ وغیرہ ہوتی ہے۔

سیر سے واپسی کے دوران حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم ملک طارق محمود صاحب مربی سلسلہ سے دریافت فرمایا کہ آپ نے کل اتنی دیر کیوں کر دی؟ (مکرم مربی صاحب Nacimiento de rio Guadalquivir یعنی دریائے وادیء الکبیر کا منبع دیکھنے گئے تھے جو کہ پیدروآباد سے 187 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے)۔ مکرم مربی صاحب نے بتایا کہ معلومات حاصل کرتے دیر ہوگئی تھی۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2بج کر30 منٹ پر نمازِ ظہر وعصر پڑھائیں۔ اور پھر شام 6بج کر45 منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ اپنی صاحبزادی اور ان کے بچوں کے ساتھ پیدروآباد سے 6 کلومیٹر کے فاصلہ پر دریا کے اوپر واقع بند Presa de (Adamuz) دیکھنے تشریف لے گئے۔ بعدازاں حضورانور Adamuz ٹاؤن تشریف لے گئے جہاں حضورِانور نے دو دکانوں سے چند چیزیں خریدیں اور پھر Villafranca ٹاؤن کے راستے 8 بج کر 27 منٹ پر واپس مسجد بشارت تشریف لائے۔ 9 بجے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد بشارت میں نمازِ مغرب وعشاء پڑھائیں اور پھر رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

شہیدانِ وفا

پھر شہیدانِ وفا نے باب اک روشن کیا — جاں کا نذرانہ دیا، جامِ شہادت پالیا
کیا ہی تاثیر دعائے مصطفیٰ ؐ تھی کارگر — حوصلہ بخشا نثارِ دینِ احمد ؑ کر دیا
ہیں مسیحائے زماںؑ کے دم سے اعجازی نشاں — پھر زمین بدلی خدا نے آسماں پیدا کیا
اک اخوّت ہے وہی، اِیثار و قربانی وہی — پھر بلالی روح نے زندہ شہیدوں کو کیا
پیکرِ صدق و وفا بنتا گیا ہر احمدی — آخریں کے دور نے پھر اوّلیں کو پالیا
دُشمنانِ دیں کی چالیں تھیں مٹانے کیلئے — اک سماں تھا حشر کا پھر اُحد زندہ کردیا
زعمِ باطل میں امیں دینِ متیں کے بن گئے — بربریّت ظلم و سفّاکی سے دیں کو رُسوا کیا
اب خدا کے قہر سے بچنے کی کچھ صورت نہیں — ہے ازل سے ہی مقدر جو کیا سو پالیا
جبر و اِستبدادِ فرعوں اک نشاں عبرت کا تھا — اپنے ہاتھوں سے یہی ایک راستہ اپنا لیا

آہ مظلوموں کی ہرگز رائیگاں جاتی نہیں
ہے مکافاتِ عمل پاؤگے جو تم نے کیا

(صادق باجوہ۔ میری لینڈ)

7/اپریل 2010ء

دریائے وادی الکبیر کے چشموں پر: 7اپریل بدھ کے روز نماز فجر پڑھانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ حسب معمول اپنے خدام کے ہمراہ پیدروآباد کے نواحی علاقہ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔

آج دریائے وادی الکبیر کے سوتے پھوٹنے کی جگہ دیکھنے کا پروگرام تھا۔ اس کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح 10بج کر35 منٹ پر اجتماعی دعا کے بعد روانہ ہوئے۔ اس دریا کا منبع Cazorla کے علاقہ میں ایک بلند پہاڑی مقام پر واقع ہے۔ یہ دریا اندلس کا سب سے بڑا دریا ہے جو کہ قرطبہ شہر کے اندر سے گزرتے ہوئے نہایت خوبصورت منظر پیش کرتا ہے۔ اس کا پانی آبپاشی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس سفر کے دوران راستے میں پہاڑوں پر تاحدنگاہ ہر طرف زیتون کے باغات قطاروں میں لگے نظر آتے ہیں اور نہایت ہی دلکش منظر پیش کرتے ہیں۔ زیتون کے درخت کی عمر چار سے پانچ سو سال تک ہوتی ہے۔ اس کی پرانی شاخیں کاٹ دی جاتی ہیں اور پھر جو نئی شاخیں نکلتی ہیں ان پر پھل لگتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان میں سے بعض باغات تو مسلمانوں کے دورِ حکومت کے زمانہ سے لگے ہوئے ہیں۔ راستے میں قافلہ Burunchel ٹاؤن کے قریب San Julian ریسٹوران میں 20منٹ کے لئے رکا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ مع قافلہ تقریباً 2 بجے اس علاقہ میں پہنچے جہاں سے دریائے وادیٔ الکبیر کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس دریا کے ایک چشمہ کا پانی چکھا اور پھر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جانے والے بعض احباب کو بھی اس متبرک پانی سے مستفید ہونے کی سعادت ملی۔ یہاں کچھ دیر گزارنے کے بعد قافلہ ایک ریسٹ ہاؤس میں رکا جس کا نام Parador de turismo de Cazorla ہے۔ اس جگہ دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ کھانے کے بعد اسی ریسٹ ہاؤس میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ ظہر وعصر پڑھائیں۔ اور پھر اسی ریسٹ ہاؤس (Parador) میں واقع ایک چھوٹے سے میوزیم (Aula de Naturaleza) کو دیکھا۔ 4بج کر32 منٹ پر حضورِانور کا قافلہ پیدروآباد واپسی کے لئے روانہ ہوا۔ شام تقریباً 7 بج کر 30 منٹ پر حضورِانور مسجد بشارت پیدروآباد پہنچے جہاں حضورِانور نے 9 بجے نمازِ مغرب وعشاء پڑھائیں۔

8/اپریل 2010ء

8اپریل جمعرات کو نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیدروآباد کے نواحی علاقہ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ سیر کے دوران ایک باغ کو دیکھ کر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا کہ یہ کس چیز کا باغ ہے؟ جب بتایا گیا کہ حضور یہ آلو بخارے کا باغ ہے تو فرمایا کہ مسجد میں کیوں نہیں لگائے؟ مکرم سید محمد عبداللہ ندیم صاحب (مربی سلسلہ) نے بتایا کہ حضور مسجد میں لگائے ہوئے ہیں۔ آج حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمازیں تو مسجد بشارت میں پڑھائی لیکن بقیہ اوقات میں گھر پر ہی دفتری امور سرانجام دیئے۔

کَانَ اللہ مَعَ سَیدنَا و مولانا و اَیّدہ بِرُوحِ القُدس۔ (آمین)۔ باقی آئندہ انشاءاللہ العزیز

بسم اللّٰہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Email: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:19893 مَیں ایم ایس نسیم زوجہ مکرم ایم عبد العزیز صاحب قوم احمدی مسلمان ، پیشہ خانہ داری عمر 57 سال تاریخ بیعت 2003 ساکن پتھنا پورم ڈاکخانہ پتھنا پورم ضلع کوئلون صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ :: دس سینٹ زمین مع مکان قیمت تقریباً ایک لاکھ روپے ۔ طلائی زیورات :: دو عدد ہار وزن اڑتالیس گرام ۔ ایک عدد کنگن وزن سولہ گرام ۔ دو عدد انگوٹھیاں وزن چار گرام ۔ دو عدد بالیاں وزن تین گرام ۔ ایک عدد سونے کا سکہ وغیرہ وزن بارہ گرام ۔کل قیمت موجودہ اٹھتّر ہزار آٹھ سو پچاس روپے ۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ : سی مبشر احمد — الامۃ : ایم ایس نسیم — گواہ : ایم عبد العزیز

وصیت نمبر:19894 مَیں ایم عبد العزیز ولد مکرم محی الدین کنوراوتر صاحب قوم احمدی مسلمان ، پنشنر عمر 66 سال تاریخ بیعت 1990 ساکن پتھنا پورم ڈاکخانہ پتھنا پورم ضلع کوئلون صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.4.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے ۔ میرا گذارہ آمد از پنشن ماہانہ -/10000 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ : سی مبشر احمد — العبد : ایم عبد العزیز — گواہ : آر محمد حنیف

وصیت نمبر:19895 مَیں محمد علی یوپی ولد مکرم مرکّار صاحب یوپی قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 39 سال ساکن کوپّم ڈاکخانہ پُلا شیری ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 16.5.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد غیر منقولہ :: قطعہ اراضی بائیس سینٹ جس میں ایک چھوٹا مکان ہے قیمت سات لاکھ روپے ۔ کاروبار کے سلسلہ میں ایک فرنیچر شیڈ ہے جس کی موجودہ قیمت تین لاکھ روپے ہے تاہم گھر و زمین و کاروبار کے سلسلہ میں سات لاکھ پینتالیس ہزار روپے قرض بھی ہے ۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/6000 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ : پی عبد الناصر — العبد : محمد علی یوپی — گواہ : بشیر یوپی

وصیت نمبر:19896 مَیں رملہ سی زوجہ مکرم محمد علی یوپی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن پُلا شیری ڈاکخانہ پُلا شیری ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 16.12.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد منقولہ :: طلائی زیورات : ہار ایک عدد وزن آٹھ گرام قیمت آٹھ ہزار چھ سو روپے ۔ جھمکے ایک سیٹ وزن چار گرام قیمت چار ہزار تین سو روپے ۔ حق مہر لے چکی ہوں جو کہ مندرجہ بالا زیورات میں شامل ہے ۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ : پی عبد الناصر — العبد : رملہ سی — گواہ : محمد علی یوپی

وصیت نمبر:19897 مَیں نبی محمد خان ولد مکرم آس محمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 21 سال ساکن ننگلہ گھنو ڈاکخانہ ننگلہ لیلہ دھر ضلع ایٹا صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 21.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے ۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3846 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ : سفیر احمد شمیم — العبد : نبی محمد خان — گواہ : قاری نواب احمد

وصیت نمبر:19898 مَیں محمد قاسم ولد مکرم محمد دین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور ضلع پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 17.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے ۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3728 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ : نعیم احمد — العبد : محمد قاسم — گواہ : قاری نواب احمد

وصیت نمبر:19899 مَیں مسرت بیگم زوجہ مکرم محمد رفیق بھٹی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور ضلع پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19.1.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ جائیداد منقولہ :: حق مہر پچاس ہزار روپے بذمہ خاوند ۔ زیورات طلائی : کانٹے نصف تولہ قیمت چار ہزار روپے ۔ ایک عدد انگوٹھی قیمت سولہ سو روپے ۔ دو کوکے قیمت پانچ صد روپے ۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ : محمد رفیق بھٹی — الامۃ : مسرت بیگم — گواہ : رفیق احمد عاجز

وصیت نمبر:19900 مَیں محمد رمضان خان ولد مکرم محمد شمشیر خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 27 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن دِنود ڈاکخانہ دِنود ضلع بھیوانی صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 28.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ جائیداد غیر منقولہ : ایک مکان قیمت دو لاکھ روپے ۔ میرا گذارہ آمد از مزدوری ماہانہ -/3000 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ : مشتاق احمد راشد — العبد : محمد رمضان خان — گواہ : سہیل احمد

وصیت نمبر:19901 مَیں مشتاق حسین ولد مکرم محمد حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن درہ دلیاں ڈاکخانہ درہ دلیاں ضلع پونچھ صوبہ جموں و کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 28.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے ۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3076 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ : سہیل احمد — العبد : محمد رمضان خان — گواہ : رفیق احمد عاجز

وصیت نمبر:19902 مَیں منور علی صدیقی ولد مکرم علی صدیقی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مبلغ سلسلہ عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور ضلع پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 22.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد غیر منقولہ : ننگل باغباناں میں ساڑھے سات مرلہ زمین اس کی اندازاً قیمت ایک لاکھ پچاس ہزار روپے ہے ۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3932 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ : سفیر احمد شمیم — العبد : منور علی صدیقی — گواہ : قاری نواب احمد

وصیت نمبر:19903 مَیں نصیب احمد ولد مکرم حسین خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن ٹانگی ساہی ڈاکخانہ خاص ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 20.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4102 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ : ظہیر احمد خادم — العبد : نصیب احمد — گواہ : قاری نواب احمد

وصیت نمبر:19904 مَیں مزمل نیاز ولد مکرم فضل دین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت سلسلہ عمر 24 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن شیندرہ ڈاکخانہ شیندرہ ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے ۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4230 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ : سفیر احمد شمیم — العبد : مزمل نیاز — گواہ : ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر:19905 مَیں ببلو خان ولد مکرم بشیر خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال تاریخ بیعت 1991 ساکن دھنولی ڈاکخانہ دھنولی ضلع آگرہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے ۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4166 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز — **کاشف جیولرز**

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — گولبازار ربوہ

فون 047-6213649 — 047-6215747

جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ظہیر احمد خادم　　العبد: ببلو خان　　گواہ : قاری نواب احمد

وصیت نمبر:19906 مَیں رحمٰن خان ولد مکرم کالو خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مبلغ سلسلہ عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4114 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ظہیر احمد خادم　　العبد: رحمٰن خان　　گواہ : قاری نواب احمد

وصیت نمبر:19907 مَیں عبد المجید خان ولد مکرم حبیب اللہ خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 60 سال تاریخ بیعت 1995 ساکن سنگیچہ ڈاکخانہ لگوڑ ضلع آگرہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ:: ایک عدد مکان قیمت اسّی ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/1900 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : قاری نواب احمد　　العبد: عبد المجید خان　　گواہ : ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر:19908 مَیں زبیر احمد ڈار ولد مکرم مبارک احمد ڈار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ ناصر آباد ضلع کلگاؤں صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سفیر احمد شمیم　　العبد: زبیر احمد ڈار　　گواہ : ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر:19909 مَیں پیر محمد نیپالی ولد مکرم خلیل احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت سلسلہ عمر 32 سال تاریخ بیعت 1994 ساکن پرسونی بھاٹا ڈاکخانہ رانی گنج ضلع پرسا صوبہ نیپال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4114 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : قاری نواب احمد　　العبد: پیر محمد نیپالی　　گواہ : ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر:19910 مَیں شیر محمد خان ولد مکرم مبارک بابو خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگلہ گھنو ڈاکخانہ ننگلہ لیلادھر ضلع ایٹا صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3718 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : واجد احمد سولیجہ　　العبد: شیر محمد خان　　گواہ : شمشاد احمد ظفر

وصیت نمبر:19911 مَیں محمد صلاح الدین ولد مکرم رجب علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ سلسلہ عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن ڈائمنڈ ہاربر ڈاکخانہ ڈائمنڈ ہاربر ضلع چوبیس پرگنہ ساؤتھ صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4230 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ظہیر احمد خادم　　العبد: محمد صلاح الدین　　گواہ : قاری نواب احمد

وصیت نمبر:19912 مَیں ستار کاٹھات ولد مکرم فولا کاٹھات صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت سلسلہ عمر 26 سال تاریخ بیعت 1994 ساکن شیوپورہ گھاٹا ڈاکخانہ شیوپورہ گھاٹا ضلع اجمیر صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3864 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : قاری نواب احمد　　العبد: ستار کاٹھات　　گواہ : ظہیر احمد خادم

باقی خلاصہ خطاب حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۱۰

ورنہ اپنی جان سے ہاتھ دھونے کیلئے تیار رہو۔

فرمایا: ہم اپنے مخالفین سے کہتے ہیں ہمیں اس کلمے کی قسم! جو قیامت کے دن ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرکے بتائے گا کہ لا الہ الا اللہ سے حقیقی وفا کرنے والے ہم ہیں کہ تم۔ اس دنیا میں اپنی عارضی طاقت اور حکومتوں کی پشت پناہی کے زعم میں تم جو ظلم اور سفّا کی ہم سے روا رکھ سکتے ہو رکھو لیکن ہم خدا کو حاضر ناظر جان کر اعلان کرتے ہیں کہ اس کلمے کا یہی حقیقی فہم و ادراک آئندہ ہمیشہ کی زندگی میں جنت کی خوشخبریاں دیتا ہے۔ اس کلمے سے ہی ختم نبوت کا حقیقی فہم خدا سے پاکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں عطا فرمایا ہے۔

فرمایا: پس لا الہ الا اللہ اس دنیا میں بھی ہمارے دل کی آواز ہے اور جہاں میں بھی ہمارا گواہ بنکر دشمنوں کے گریبانوں کو پکڑے گا۔ انشاء اللہ۔

فرمایا: ہم ببانگ دہل اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ مسیح محمدی کی بعثت سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام خاتمیت نبوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ آپؐ کے امتی کو یہ بلند مقام ملنا آپ کی اعلیٰ شان کا اظہار ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح زمان ہے

پس ہم تو اس تعلیم کو سینوں سے چمٹائے ہوئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ ترین شان کے قائم کرنے والے ہیں۔ ہم کسی مولوی، عالم اور کسی حکومت کے خوف سے خوفزدہ ہوکر مال وجان کے ضائع کردیئے جانے کی دھمکیوں سے ڈر کر، قتل کے فتووں سے پریشان ہوکر، ظالمانہ طور پر گرنیڈوں کے حملوں اور گولیوں کی بوچھاڑ سے اپنے پیاروں کو شہادت کا رتبہ پاتے دیکھ کر اس شان محمدی کے قائم کرنے سے کبھی پیچھے نہیں ہٹنے والے۔ ہم جانتے ہیں کہ دشمن اپنی کریہہ اور سفاکانہ ظالمانہ حرکتوں سے کبھی باز نہیں آئے گا کہ شیطان کے چیلوں کا یہی کام ہے۔ افسوس ہے تو صرف یہ کہ ظالم میرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم امن و سلامتی کے پیامبر محسن انسانیت کے نام کو استعمال کرکے اس ظلم کو روا رکھتے ہیں جو رسول کمزوروں، بیواؤں، یتیموں کا سہارا بنکر آیا تھا۔ یہ ظالم اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر کمزوروں کے سہارے چھین رہے ہیں۔ بچوں اور سہاگنوں کو یتیم اور بیوہ کرنے کی ظالمانہ کوششیں کر رہے ہیں اور پھر اپنے اس فعل پر خوشی سے مٹھائیاں تقسیم کرتے ہیں۔

فرمایا: اے ظالمو! خدا کیلئے خدا کیلئے میرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بدنام نہ کرو۔ اگر تم اپنی بربریت سے باز نہیں آسکتے تو نہ آؤ لیکن میرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر یہ مذموم حرکات نہ کرو۔ غور سے سن لو تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جیسے پیارے کلمے کو بدنام کرنے والے ہو نہ کہ احمدی۔ اگر تم اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہو تو خدا کے حضور رو رو کر فریاد کرو کہ اللہ تمہارے لئے نشان ظاہر کرے۔

فرمایا: یاد رکھو! اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کے اس فرستادے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق کے خلاف نالے اور فریادیں ہوا میں اڑ جائیں گے۔ حضورؑ نے اپنے مخالفوں کو کھلا چیلنج دیا ہے کہ میرے خلاف بددعائیں خدا تعالیٰ ہرگز نہیں سنے گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس سلسلہ میں ایک اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ مخالفین کے ظالمانہ فعل اس بات کا ثبوت ہیں کہ وہ دعاؤں اور دلائل سے جماعت احمدیہ کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ انبیاء کے مخالفین کا رویہ اپناتے ہوئے طاقت اور حکومت سے مقابلہ کریں۔ پس جس حکومت اور طاقت کا تمہیں زعم ہے، اس کا بھی استعمال کرلو بلکہ گزشتہ ۱۲۱ سال سے کر رہے ہو۔ کیا اس مخالفت سے احمدیت کے قدم رکے ہیں......؟ احمدیت تو ہر جہت اور ہر سو پھیلتی جارہی ہے۔ ہر مخالفت کے بعد سعید فطرت احمدیت کی آغوش میں آئے ہیں۔ فرمایا: یہ نفس پرست ملاں ہیں جنہوں نے پاکستانی حکومت کو بدقسمتی سے یرغمال بنایا ہوا ہے۔ اور حکومتیں بھی اپنا معبود ان ملاؤں کو سمجھتے ہوئے اپنی آنکھیں اور کان بند کئے ہوئے ہیں۔

فرمایا: اے وہ لوگو! جو اپنی طاقت اور کثرت کے بل بوتے پر ظلم میں میں بڑھتے جارہے ہو، خدا سے ڈرو جو کہتا ہے ہم ان کو آہستہ آہستہ ایسے راستوں سے جن کو وہ جانتے نہیں، ہلاکت کی طرف کھینچ لائیں گے۔ پس اپنی ہلاکت کو آواز نہ دو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور زمانے کے منادی کی آواز پر کان دھرو کہ وہ بھی آیت اللہ ہے۔ اللہ کی طرف سے ڈھیل کو اپنی فتح پر محمول نہ کرو۔ یہ خدا تعالیٰ کے قول کی وجہ سے مل رہی ہے۔ اس کے بعد کے انذاری الفاظ پر بھی غور کرو۔ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے کہ میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔ پس جو اللہ تعالیٰ حد سے بڑھے ہوؤں کے خلاف تدبیر کرتا ہے، وہ انسانی سوچ کے دائروں سے باہر ہے۔ ہم نہیں جانتے وہ تدبیر کیا ہوگی لیکن یہ ہمیں یقین ہے کہ وہ اپنے وعدوں کو ضرور پورا کرے گا۔ انشاء اللہ۔

فرمایا: اے احمدیو! تم اس ظلم پر پریشان نہ ہو کہ الٰہی جماعتوں سے ہمیشہ یہی روا رکھا گیا ہے۔ ان ظالموں کا معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑو۔ جماعت احمدیہ کی ترقی نہ پہلے کبھی ان واقعات سے رکی ہے اور نہ آئندہ رکے گی۔ انشاء اللہ ظالموں کو اللہ تعالیٰ ضرور پکڑے گا ہمارا کام خدا تعالیٰ کے حضور جھکنا ہے اور اس کی رحمت کو جذب کرنا ہے۔ ہم اس زمانے میں آنے والے منادی مسیح موعود پر ایمان لائے۔ اے اللہ مجیب الدعوات غفور رحیم! ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے تجھ سے دعا مانگتے ہیں کہ تادم آخر ہمیں اس ایمان پر قائم رکھ جس کا عہد ہم نے ترے فرستادہ سے عہد بیعت کی صورت میں کیا ہے، اے ہمارے رب تو ہمارے قصور معاف کر اور ہماری بدیاں ہم سے مٹادے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ وفات دے۔ پس ہم عہد بیعت اسی صورت میں نبھا سکتے ہیں جب ہم خدا سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہیں۔ ہم برائیوں سے بچنے کی کوشش کرتے رہیں۔ ہماری موت تبھی ان نیک لوگوں کے ساتھ ہوسکتی ہے جب ہم اپنے اعمال پر

نظر رکھیں، عہد بیعت کو نبھانے کی ہر دم کوشش کرتے رہیں، کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے عہد بیعت کو نبھایا۔ جنہوں نے خدا تعالیٰ کی خوشنودی کی سند حاصل کی۔ یہ شہید اور احمدیت چمکنے والے ستارے تھے۔
فرمایا: یہ لوگ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے راستوں کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جنہوں نے عہد بیعت نبھایا ہے۔

فرمایا: آج ہم میں سے ہر ایک کا کام ہے کہ اپنے عہد بیعت کو نبھاتے ہوئے، اپنے اندر وہ انقلاب عظیم پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے مقرب بنیں جو انقلاب زمانے کے منادی روحانی طور پر ہم میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ جو صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب نے اپنے اندر پیدا کر کے دکھایا تھا، ہم اپنے اندر پیدا کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس موقعہ پر ایمان کامل کرنے کے وہ طریق بیان فرمائے جو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: مجھے ان دہشت گردی کے واقعات کے بعد بڑی کثرت سے اس مضمون کے خط پرہے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کے قریب ہوتے ہیں اور ہمارے ایمان میں ترقی ہوئی ہے۔ اس تعلق میں خدا تعالیٰ کی قریب کے مزید مدارج طے کرنے کی طرف ہر احمدی کو اب مستقل مزاجی سے تعلق کی ضرورت ہے۔ پھر دیکھیں! جو ہمارا خدا اور سب طاقتوں والا خدا ہے حضرت مسیح موعود سے کئے ہوئے وعدوں کو پورے کرتے ہوئے کس تیزی سے تائیدات کے نظارے دکھاتے ہوئے دشمن کے ہر مکر کو اس پر الٹاتا چلا جائے گا۔

فرمایا: آج تک ہم نے خدا تعالیٰ کی فعلی شہادتیں اس سلسلہ کے ساتھ ہی دیکھی ہیں اور اس کو دشمن بھی تسلیم کرتے ہیں اور جو خدا آج تک احمدیت کی حفاظت کرتا آیا ہے اور ترقی کی نئی راہیں دکھاتا جا رہا ہے، انشاء اللہ آئندہ بھی دکھائے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بصیرت افروز اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا: ہمارا دشمن کم عقل ہے جو سمجھتا ہے کہ ہمارے جانی اور مالی نقصان ہمارے ایمان میں کمزوری پیدا کر دیں گے۔
فرمایا: کہ مالی جانی نقصانوں کی خبر تو ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال قبل دے دی تھی جب آخرین کو اولین سے جوڑا تو یہ واضح کر دیا کہ یہ مثالیں آخرین بھی قائم کریں گے۔ اور پھر بشر الصابرین کہکر آخرین کو بھی ان قربانیوں کے بدلے جنتوں اور فتوحات کی خوشخبری سنا دی۔
فرمایا: پس ہماری کوشش ہونی چاہئے کہ ان واقعات نے جو جماعتی قربانی کی صورت میں ہوئے اس طرح پہلے سے بڑھ کر خدا کی طرف راغب کیا ہے اس جذبے اور ایمانی حرارت کو، خدا کے حضور اپنے آہ و بُکا کے عمل کو، اپنے اندر پاک تبدیلیوں کو کبھی کمزور نہ ہونے دیں کبھی کمزور نہ ہونے دیں۔ کبھی اپنے بھائیوں کی قربانیوں کو مرنے نہ دیں جو اپنی جان کی قربانی دے کر ہمیں زندگی کے نئے راستے دکھا گئے۔ اگر ہم نے اپنی سوچوں اور عملوں کو اس نہج پر چلایا تو خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائیدوں کے نظارے بھی دیکھیں گے اور ان نصر اللہ قریب کہ ''یقیناً یاد رکھو کہ اللہ کی نصرت قریب ہے'' کی جانفزا اور پرشوکت آواز بھی ہم سنیں گے اور انا فتحنا لک فتحاً مبیناً کی خوشخبری اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ پس خدا کے حضور جھک جائیں اور اسکے حضور اس طرح چلاّئیں کہ عرش کے کنگرے بھی ہلنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی ایسی دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے۔ آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض دعائیں پڑھنے کے بعد اجتماعی دعا کرائی۔ ☆☆☆

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر : 2

دیتے ہیں۔ چنانچہ آپؒ فرماتے ہیں :-

حَقٌّ لَّهٗ اَنْ يَّنْعَكِسَ فِيْهِ اَنْوَار سيّد المرسلين صلى الله عليه وسلم يَزْعُمُ الْعَامَّةُ اَنَّهٗ اِذَا نَزَلَ فِى الْاَرْضِ كَانَ وَاحِدًا مِّنَ الْاُمَّةِ كَلَّا بَلْ هُوَ شَرْحٌ لِلْاِسْمِ الْجَامِعِ الْمُحَمَّدِى وَنُسْخَةٌ مُنْتَسِخَةٌ مِّنْهُ وَشَتَّان بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَحَدٍ مِنَ الْاُمَّةِ (الخیر الکثیر مترجم، صفحہ 37-236)

ترجمہ:: یعنی مسیح موعود اس بات کا حقدار ہے کہ اس میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار منعکس ہوں۔ عام لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ جب مسیح موعود نازل ہوگا تو محض اُمتی فرد ہوگا ایسا ہرگز نہیں بلکہ وہ اسم جامع محمدی کی شرح اور آپ کا سچا عکس ہوگا۔ پس کہاں وہ اور کہاں محض ایک اُمّتی۔

مہدی آخر الزّماں کا ایک اور مقام ::

حضرت امام عبد الرّزاق قاشانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-''اَلْمَهْدِىُّ الَّذِىْ يَجِىُٔ فِى اٰخِرِ الزَّمَانِ فَاِنَّهٗ يَكُوْنُ فِى اَحْكَامِ الشَّرِيْعَةِ تَابِعًا لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِى الْمَعَارِفِ وَالْعُلُوْمِ وَالحَقِيْقَةِ تَكُوْنُ جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْاَوْلِيَاءِ تَابِعِيْنَ لَهٗ كُلُّهُمْ وَلَا يُنَاقِضُ مَا ذَكَرْنَاهُ لِاَنَّ بَاطِنَهٗ بَاطِنُ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَيْهِ السَّلَامِ''

یعنی مہدی آخر الزمان شرعی احکام میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہوگا۔ لیکن معارفِ علوم اور حقیقت میں تمام انبیاء اور اولیاء اس کے تابع ہوں گے کیونکہ اس کا باطن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا باطن ہوگا۔

پس یہ ہے امام مہدی اور مسیح موعود کا مقام کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق نبی اللہ ہوگا۔ وہ دعویٰ مسیحیت و مہدویت کرے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اس پر ایمان اور اس کی بیعت کرنا اور اس کی مدد کرنا ہر مومن مسلمان پر فرض ہوگا۔ (باقی آئندہ)

..................☆☆☆ ....(منیر احمد خادم)..................

بقیہ: تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۱۰ء از صفحہ ۷

''اس زمانہ میں جہاد روحانی رنگ پکڑ گیا ہے اور اس زمانہ کا جہاد یہی ہے کہ اعلائے کلمہ اسلام کی کوشش کریں مخالفوں کے اعتراضات کا جواب دیں، دینِ متین اسلام کی خوبیاں دنیا میں پھیلا دیں، یہی جہاد ہے جب تک خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کر دے۔'' (اخبار البدر ۱۴؍ اگست ۱۹۰۲)

پس اسلامی جہاد کی یہی حقیقت ہے کہ جہاد اکبر تبلیغ و اقامت دین ہے اور جہاد اصغر تلوار کی لڑائی ہے۔ جماعت احمدیہ کے دَور اوّل یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی مندرجہ بخاری شریف یَضَعُ الْحَرْبَ کے مطابق جماعت احمدیہ کے لئے جہاد کبیر یعنی اقامت و اشاعت اسلام و اصلاح نفس و عمل مقدر رہے۔ سو جماعت احمدیہ نے یہ جہاد اس شان سے کیا ہے کہ اس وقت رُوئے زمین پر اس کی مثال نہیں مل سکتی۔

جماعت احمدیہ خلافت احمدیہ کی قیادت میں آج دنیا کے ۱۹۴ ممالک میں کروڑوں کی تعداد میں نہ صرف مضبوط طور پر قائم ہے بلکہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

قارئین کرام! جماعت احمدیہ مسلمہ جو جہاد کر رہی ہے اس کا اب تک کا مختصر خاکہ اس طرح ہے۔

☆......قرآن کریم کے تراجم ۶۸ زبانوں میں ہو چکے ہیں۔

☆......مساجد ۱۴۹۰ تعمیر ہوئی ہیں۔

☆......مشن ہاؤسز ۲۰۱۱ تعمیر ہوئے ہیں۔

☆......لٹریچر برائے تبلیغ اسلام و احمدیت دنیا کی ۱۳۱ زبانوں میں ۲۱۲۴۳۶۸ کی تعداد میں شائع ہو چکا ہے۔

قارئین کرام! جہاد کا میدان بہت وسیع ہے پس جہاد کرنا ہے تو جماعت احمدیہ کے ساتھ اسلامی تعلیم کے مطابق اس جہاد میں شامل ہو جاؤ۔

☆...... جہاد کرو توحید خالص کے قیام کے لئے۔

☆...... جہاد کرو سیدنا حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دنیا میں ظاہر کرنے کے لئے۔

☆...... جہاد کرو قوموں یا افراد کو مار کر نہیں بلکہ ان میں زندگی کی روح پھونک کر۔

☆...... جہاد کرو دنیا میں انسانیت کے قیام اور پیار پیدا کرنے کے لئے

☆...... جہاد کرو اپنے ملک و قوم کی حفاظت کے لئے۔

☆...... جہاد کرو کرپشن اور بے راہ روی سے لوگوں کو آزاد کرانے کے لئے

☆...... جہاد کرو ناخواندگی بے روزگاری اور نشوں کو ختم کرنے کے لئے

☆...... جہاد کرو عورتوں اور معصوموں اور مظلوموں پر کئے جانے والے ظلموں سے ظالموں کے ہاتھوں کو روک کر اور ان کے لئے دعائیں کر کے۔

قارئین کرام! ہم ڈنکے کی چوٹ پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کسی بھی جہاد کے میدان میں پیچھے نہیں بلکہ اتنی آگے ہے کہ کوئی دوسرا اس کی دھول کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ خواہ وہ اصلاح نفس کا جہاد ہو یا دعوت قرآن کا، وہ مالی جہاد ہو یا جہاد بالسیف۔ ہر میدان میں اس جماعت نے کامیابیوں کے وہ جھنڈے نصب کئے ہیں کہ دشمن بھی اس کا معترف ہے اسی جہاد کا نتیجہ ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ باوجود مخالفتوں کے روز افزوں ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

آخر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اقتباس کو پڑھ کر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:

''دیکھو میں ایک حکم لیکر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے۔ اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے۔ صحیح بخاری کی اس حدیث کو سوچو جہاں مسیح موعود کی تعریف میں لکھا ہے کہ یَضَعُ الْحَرْبَ یعنی مسیح جب آئے گا تو دینی جنگوں کا خاتمہ کر دے گا۔''

اس کے بعد حضور بڑے جلال کے ساتھ ایک شہنشاہ کی طرح اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''سو میں حکم دیتا ہوں کہ جو میری فوج میں داخل ہو وہ اپنے خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں دلوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دیں اور دردمندوں کے ہمدرد بنیں زمین پر صلح پھیلاویں کہ اس سے ان کا دین پھیلے گا۔''

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، صفحہ ۱۰-۱۱)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر شخص مرد مجاہد بنے اور حقیقی جہاد کی شمع بلند کرنے والا ہو اس کی زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش کردہ جہاد کی عملی تصویر ہو۔ آمین۔

☆☆☆☆

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
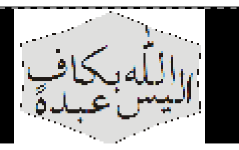

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکاف عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 Thursday 22 july 2010 Issue No. 29

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض صحابہ کی روایات کا ذکر اور ان کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16 جولائی 2010 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ جو آپؐ کے عاشق صادق کی صورت میں ہوئی جس کو مسیح موعود مہدی معہود اور امتی نبی بنا کر اللہ تعالیٰ نے بھیجا جنہوں نے اپنے ساتھ پاک دل اور سعید فطرتوں کو جوڑ کر وہ جماعت قائم فرمائی جو نیکیوں میں بڑھتے چلے گئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے چلے گئے اور اولین کے ساتھ مل گئے۔ آج میں اس دور آخرین کے ان چند اولین کی روایات پیش کروں گا جو براہ راست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے فیضیاب ہوئے۔ آپؑ کی صحبت میں رہے، آپؑ کو دیکھا۔ آپؑ کے حسن واحسان سے فیض پایا۔

فرمایا: ان روایات میں جہاں ان حق کے متلاشیوں کی اپنی سعید فطرت کی جھلک نظر آتی ہے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شفقتوں، محبتوں قوت قدسی اور مقام کا بھی پتہ چلتا ہے جس سے ایک منفرد قسم کا روحانی حظّ انسان اٹھاتا ہے۔ ان بزرگوں کیلئے دعائیں بھی نکلتی ہیں جنہوں نے اپنی روایات ہم تک پہنچا کر جہاں ہمیں اپنے جائزے لینے کی طرف توجہ دلائی وہاں اس عاشق صادق کے حسن اور اپنی جماعت کے بارے میں جو دلی تمنا تھی، اس کی تصویر کشی بھی ہوتی ہے۔ حضور انور نے رجسٹر روایات سے پہلی روایت حضرت میاں فیروز الدین صاحب سیالکوٹی کی بیان فرمائی جنہوں نے ۱۸۹۲ء میں بیعت کی تھی۔ کہتے ہیں کہ حضرت اقدس نے لیکچر سیالکوٹ میر حسام الدین صاحب کی چھت پر لکھا تھا۔ باہر دواتیں چاروں دیواروں پر رکھی ہوئی تھیں جس میں سیاہی تھی تقریباً عصر کا وقت تھا حضور ٹہلتے ٹہلتے لکھتے تھے اور کبھی کبھی سجدے میں بھی گر جاتے تھے یہ تمام نظارہ ہم نے اپنے مکان کی چھت پر کھڑے ہو کر دیکھا تھا اور بھی بہت سے لوگ ہمارے مکان پر سے یہ نظارہ دیکھنے کیلئے جمع ہو گئے۔ ہمارا مکان اس مکان سے نزدیک اور اونچا تھا اس سے تمام نظارہ دکھائی دیتا تھا۔ جس قدر ورق حضور لکھ لیتے تھے نیچے کاتب کے پاس بھیجتے جاتے تھے۔ کاتب سراج دین ساھو والے کا رہنے والا تھا۔ جب حضور سرائے میں لیکچر دینے کیلئے تشریف لے جانے لگے تو راستے میں دو دروازہ محلّہ جھنڈا والا کی مسجد میں ایک شخص حافظ سلطان محمد لڑکے پڑھایا کرتا تھا، اس نے لڑکوں کو چھٹی دے دی اور ان کی جھولیوں میں راکھ بھر دی اور کہا کہ جس وقت مرزا صاحب یہاں سے گذریں تم ان کے اوپر راکھ پھینک دینا مگر حضور چونکہ بند گاڑی میں تھے اس لئے وہاں سے صحیح سلامت گذر گئے۔ کہتے ہیں کہ سرائے کے ارد گرد پیر جماعت علی شاہ کے مریدوں نے چار اکھاڑے لگائے ہوئے تھے اور لوگوں کو اندر جانے سے روکتے تھے۔ مولوی ابراہیم بھی ان میں شامل تھے۔ پیر جماعت علی شاہ پرانے ذبح خانے کے پاس کھڑا تھا۔ یہ شخص پیر جماعت علی شاہ کا دایاں بازو تھا۔ یہ تمام ملّاں بڑے زور شور سے لوگوں کو اشتعال دلا رہے تھے اور اندر جانے سے روکتے تھے جب لیکچر شروع ہوا حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھ دیا۔ ایک شخص مسمیٰ احمد دین سلھریا تھا وہ جب سرائے میں گیا تو کچھ آدمی دوڑ کر اس کے پیچھے گئے اسے اٹھا کر واپس لے آئے کہ وہ لیکچر سننے نہ جائے چنانچہ جس مقام پر پیر جماعت علی شاہ کھڑا تھا وہاں اسے چھوڑا مگر وہ پھر دوڑ کر چلا گیا۔

جب حضور واپس تشریف لے گئے تو میں اور میرے چچا میراں بخش صاحب، شیخ مولا بخش صاحب، ملک حیات محمد صاحب، سید امیر علی صاحب، میراں بخش صاحب وغیرہ وغیرہ وزیر آباد تک گئے تھے۔ جس وقت حضور کی گاڑی کچہری والے پھاٹک پر سے گزری تو آگے مخالف لوگ بالکل برہنہ کھڑے تھے اور آوازیں کس رہے تھے اور گاڑی پر پتھر برسا رہے تھے۔ کہتے ہیں ہم نے واپس آ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اشرار پارٹی نے مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کو زخمی کر دیا ہے۔ میرے بھائی کا ہونٹ پتھر لگنے سے پھٹ گیا تھا۔ شیخ مولا بخش صاحب کے مکان کے شیشے توڑ دیئے گئے۔ ان کے گملے اور پھولدار پودے برباد کر دیئے۔ میں جہلم بھی حضور کے ساتھ گیا تھا۔ اس سفر میں بھی رستے میں بے شمار مخلوق تھی جب جہلم پہنچے تو دو یورپین عورتوں نے پوچھا کہ یہ ہجوم کیوں ہے؟ کسی دوست نے کہا کہ مسیح موعود علیہ السلام ہیں انہوں نے کہا کہ ہٹ جاؤ ہم ذرا تصویر لے لیں لوگ پیچھے ہٹ گئے اور انہوں نے فوٹو لے لیا۔ صبح تاریخ تھی۔ تمام کچہری میں چھٹی ہو گئی صرف اسی مجسٹریٹ کی عدالت کھلی رہی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جانا تھا۔ کچہری کے صحن میں ایک دری بچھی ہوئی تھی۔ اس پر ایک کرسی تھی۔ حضور اس کرسی پر تشریف فرما تھے مخلوق بیٹھی تھی۔ میرے ۲۰ گز کے فاصلے پر مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے بھی اڈہ جمایا ہوا تھا کہتے ہیں کہ حضور نے فرمایا کہ میرے کہنے پر لوگوں نے مجھے مانا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں اگر میں نے اپنے پاس سے افترا کیا ہے تو اس کی سزا مجھے ملے گی۔ جن لوگوں نے مانا ہے ان کو سزا نہیں ملے گی۔ کیونکہ میں خدا کی طرف سے ہوں جو مانیں گے انہیں ثواب ملے گا۔

مولوی ابراہیم کے آگے ایک کتاب پڑی ہوئی تھی۔ اس نے شرارت سے اٹھا کر اوپر کی اور کہا کہ اس طرح مسیح آسمانوں پر چلا گیا ہے اس مجمع میں ایک فقیر بھی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے بڑے زور سے کہا او بابا کیوں جھوٹ بولتے ہو۔ لوگوں کو بہکاتے ہو۔ قرآن مجید میں سے کل نفس ذائقة الموت کاٹ دو۔ تین بار اس نے بڑے زور سے کہا پھر کہا میں مرزا صاحب کا مرید نہیں ہوں۔ مگر میں حق کو نہیں چھپا سکتا۔ کہتے ہیں جس کمرے میں حضورؑ سوئے ہوئے تھے۔ اس کے ساتھ کے کمرے میں مَیں اور میرا بھائی سوئے ہوئے تھے کیونکہ وہ بیمار تھے رات کو کھانستے رہے۔ صبح حضورؑ نے پوچھا کون بیمار تھا۔ کہتے ہیں وہیں ہم حضور کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب نے عرض کیا کہ حضور میرا خون بدن میں سے ٹپک رہا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ کابل میں آب پاشی کا کام کرے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر دین حجامؓ جو گجرات کے رہنے والے تھے اور تحریری بیعت ۱۸۹۹ء میں کی اور دستی بیعت ۱۹۰۰ء میں کی اور حضرت صوفی نبی بخش صاحب ولد میاں عبدالصمد صاحب سکنہ شہر راولپنڈی جنہوں نے بیعت ۲۷ ستمبر ۱۸۹۱ء میں کی اور حضور کو پہلی دفعہ شاید ۱۸۸۶ء میں دیکھا تھا، کے بیعت کے واقعات بیان فرمائے۔ حضرت نظام دین ٹیلر ماسٹر صاحب جو جہلم محلّہ ملاحاں کے رہنے والے تھے اور بیعت ۱۹۰۲ء میں کی۔ حضرت میاں عبد العزیز صاحب ولد میاں امام الدین صاحب سکنہ وضلع متصل گورداسپور جنہوں نے ۱۸۹۳ء میں بیعت کی۔ حضرت شیخ اللہ بخش صاحب سکنہ بنوں صوبہ سرحد جن کی بیعت ۱۹۰۵ء کی ہے۔ حضرت محمد حسین خان ٹیلر ابن مکرم خدا بخش صاحب سکنہ گجرانوالہ جنہوں نے بیعت ۱۸۹۷ء میں کی، کی ایمان افروز روایات بیان کیں۔ بعدہ حضرت شیخ اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی جو سرسادہ ضلع سہارنپور کے تھے اور ۱۸۹۴ء میں بیعت کی، کی روایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانے کے مولویوں اور صوفیوں پر افسوس کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ حق سے منہ موڑ کر اللہ کے بندوں کو راستی سے ہٹانے میں پہلوں سے بھی زیادہ زور لگایا تا اللہ کے بندے راستی کو قبول نہ کریں۔ اگر اللہ تعالیٰ مجھے یہ تسلی نہ دیتا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پھیلاؤں گا اور تجھے نامراد نہیں ہونے دوں گا تو مولویوں کی یہ بک بک پتہ نہیں کیا تکلیف دیتی۔ فرمایا: اگر یہ لوگ میری آہ و بکا کو سن لیں کہ میں کس طرح ان لوگوں کی بہتری اور ہدایت کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور روتا ہوں کہ اے میرے مالک میرے محسن ! تو آپ ان پر رحم فرما اور ان کو صراط مستقیم پر چلا اور ان کو گمراہی کے گڑھے میں گرنے سے بچا لے۔ میں بار بار الٰہی آستانے پر گرتا ہوں کہ الٰہی یہ بے خبر ہیں کہ میں تیرے سے کیا کیا مانگتا ہوں۔ اللہ اللہ جب حضور نے یہ الفاظ فرمائے تو ہم تصویر ہی بنے ہوئے تھے کہ یہ پاک وجود اللہ کے بندوں کا ایسا خیر خواہ ہے۔ لکھتے ہیں میں نے آپ کے کرب کی آوازیں سنی ہوئی ہیں تو مجھے تو اندازہ ہے کہ کس طرح بے تابی ہوتی تھی۔

حضور انور نے آخر میں حضرت شیخ محمد اسماعیل رضی اللہ عنہ ابن شیخ مسیتا صاحب سکنہ سرساوہ ضلع سہارنپور کی بھی ایک روایت بیان فرمائی۔ جس میں حضور علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کی نیکیوں اور اعلیٰ اخلاق کا تذکرہ فرمایا۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند فرمائے جو یہ واقعات اور حالات ہم تک پہنچا کر ہمارے ایمانوں کو مزید بڑھانے کا باعث بنے اور ہمیں بھی توفیق دے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو جو اسلام کی احیاء نو کا مشن ہے آگے بڑھانے کیلئے ہر قربانی کیلئے ہر وقت تیار رہیں۔ اپنی حالتوں کو حقیقی اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں دی ہے اور جو نمونے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے سامنے پیش فرمائے ہیں۔ ☆☆☆